إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی — قیمت ایک آنہ

نمبر ۱۴۲	مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۶ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۲۷ رمضان ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیلۃ القدر کے متعلق نہایت ہی اہم ارشاد

رمضان کی دو راتوں میں تمام احمدی متحدہ طور پر صرف دو دعائیں مانگیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کیلئے مکان دینے اور اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک

آج مجھے ناظم صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ دوست

جلسہ سالانہ کی خدمات

کے لئے بھی اپنے آپ کو کم پیش کر رہے ہیں۔ اور مکان بھی کم دے رہے ہیں۔ جلسہ اب ایک اتنی پرانی چیز ہو گیا ہے اور اس کی متعلقہ خدمات اور قربانیاں اتنے سالوں سے چلی آتی ہیں۔ کہ ایمان کا سوال اگر نہ رکھا جائے۔ تو

عادت کے باعث

بھی اس کے لئے کسی کو یاد کرانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ لوگ حقہ پیتے ہیں۔ افیون کھاتے ہیں۔ چرس پیتے ہیں۔ چانڈو اڑاتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ان کی انہیں ایسی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ چاہے لوگ انہیں روکیں۔ چاہے دوست انہیں منع کریں۔ چاہے ڈاکٹر انہیں ڈرائیں۔ پھر بھی آپ ہی آپ ان کا ہاتھ اس چیز کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ جب چند روزہ استعمال کے نتیجہ میں وہ افیون کا وقت خالی جانے نہیں دیتے۔ نہ گانجے کا وقت خالی جانے دیتے ہیں۔ نہ حقے کا وقت خالی جانے دیتے ہیں۔ نہ چانڈو کا وقت خالی جانے دیتے ہیں۔ تو میں نہیں سمجھتا نیکی ہی ایسی کمزور چیز ہے۔ کہ اس کی عادت نہیں پڑ سکتی۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ اخلاص اور ایمان کے علاوہ عادت کے باعث ہی جونہی دسمبر آ جائے دوستوں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہونی شروع ہو جانی چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ پرانی عادت کے مطابق اب ان کے لئے اپنے مکان خالی کرنے اور

اپنی خدمات جلسہ سالانہ کیلئے پیش کرنیکا وقت

آ گیا ہے۔ مگر وہ عادت پوری کیوں نہیں ہوتی جس طرح ایک نشئی کو اُباسیاں آنے لگتی ہیں اسی طرح چاہیئے۔ کہ ہمارے دوستوں کو بھی جلسہ سالانہ کے قرب کے ایام میں اباسیاں آنے لگیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھا اب بتاؤ کتابوں اخباروں اور رسالوں کی یہ کثرت کیوں اور گھر بیٹھے روزانہ کروڑوں خطوں کا دنیا میں تقسیم ہونا کس سبب سے ہے۔ صرف اس لئے کہ اسلام سچا ثابت ہو کیونکہ اس نے چودہ سو سال قبل فرما دیا تھا۔

واذا الصحف نشرت

لوگوں کے اجتماع کی پیشگوئی

اچھا بتائیں آج سے دو سو سال قبل براعظم آسٹریلیا کو لوگ جانتے تھے؟ نہیں کیا اب اسے لوگ جانتے ہیں؟ جانتا کیا اب۔ تو وہاں بیسیوں آدمی جاتے اور بیسیوں واپس آتے ہیں۔ کیا آج سے پانچسو برس پیشتر شمالی یا جنوبی امریکہ کو کوئی شخص جانتا تھا؟ نہیں۔ آج کروڑوں آدمی روز و شب وہاں جاتے اور وہاں سے آتے نظر آتے ہیں میں پوچھتا ہوں۔ لوگ ان دور دراز ملکوں میں کس ذریعہ سے آتے جاتے ہیں؟ (۱) زمین کے ذریعہ خشکی پر (۲) سمندر کے ذریعہ تری پر (۳) ہوا کے ذریعہ فضا پر۔ غرض تینوں ذریعوں سے آمد و رفت جاری ہے۔ اور آج ساری دنیا ایک محلہ کا حکم رکھتی ہے۔ اور کوئی بڑا شہر دنیا کے پردہ پر ایسا نہیں۔ کہ جہاں دنیا کی ساری قوموں کے لوگ نہ بستے ہوں۔ یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اسلام سینکڑوں برس پہلے کہہ چکا ہے

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ

اچھا بتائیں آپ کبھی ریل پر چڑھے ہیں؟ ہاں بیسیوں دفعہ۔ یہ کب ایجاد ہوئی؟ ڈیڑھ سو سال کے اندر اندر۔ مگر تم کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ یہ کیوں ایجاد ہوئی؟۔ سنو! صرف اس لئے کہ اسلام کہہ چکا ہے

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ

نیز اسلام خبر دے چکا ہے۔ کہ

۱۔ دجال کا گدھا دنیا میں پیدا ہونے والا ہے۔ اور یہ کہ یہ گدھا معمولی گدھوں کی نسل سے نہ ہوگا۔ اور نہ معمولی لمبا چوڑا ہوگا۔ بلکہ

۲۔ اس کے دو کانوں یعنی ڈرائیور اور گارڈ کے دو ڈبوں کے درمیان ستر گز یعنی بہت سے گزوں کا فاصلہ ہوگا۔ کیونکہ عربی میں ستر کا لفظ کثرت کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

وان تستغفر لهم سبعين مرة

گراموفون کی ایجاد

اچھا بتائیں۔ یہ گراموفون کیوں ایجاد ہوا؟ اس لئے کہ اسلام نے کہا تھا۔ کہ قیامت کے دن لوگوں کے ہاتھ پاؤں بولینگے۔ اس پر کافروں نے کہا۔ کہ زبان تو بولا کرتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کس طرح بولیں گے اسلام نے انہیں جواب دیا۔ کہ ہاتھ پاؤں گو زبان نہیں۔ مگر ہیں تو اس شخص کا حصہ جس کو زبان دی گئی ہے مگر یاد رکھو۔

انطقنا الله الذی انطق کل شئ

کہ ہاتھ پاؤں کیا خدا تو ہر چیز سے آواز پیدا کر سکتا ہے۔ پس گراموفون نے ثابت کر دیا کہ دنیا کے کسی مادہ سے ریکارڈ بناؤ۔ اس میں آواز محفوظ رہ سکتی ہے۔ پس گراموفون کیا ہے ایک گویا ہے۔ جو دن رات اسلام کی صداقت کے گیت گا رہا ہے۔ اور ہم نے خود اسے یہ گاتے سنا ہے۔

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

ریڈیو کے سیٹ

امریکہ کا کتا اس میں "ہز ماسٹرس وائس" سنتا ہے۔ مگر وہ لایعقل ہے۔ ہم اس سے اپنے حقیقی ماسٹر کی آواز سن رہے ہیں۔ پھر کیا ریڈیو کے سیٹ جن سے آپ لندن کی آوازیں گیت خبریں۔ لیکچر اور وعظ سنتے ہیں۔ محض تمہارے دل بہلانے کے لئے ایجاد کئے گئے ہیں؟ حاشا وکلا یہ تو اسلام کی سچائی کی خاطر منصۂ شہود پر آئے ہیں۔ کیونکہ اسلام نے فرمایا تھا۔

والسمع یوم ینادی المناد من مکان قریب

یعنی قیامت کے میدان میں ایک پکارنے والے کی آواز سب کو اس طرح سنائی دے گی۔ کہ گویا بالکل قریب سے آرہی ہے۔ حالانکہ جس میدان میں اولین و آخرین جمع ہوں وہ اس زمین سے چھوٹا میدان فرض ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر جب نیچری کو سوال پیدا ہوا۔ کہ کروڑوں میل کے رقبہ میں ایک آواز سب کو ایک جیسی کس طرح سنائی دے گی۔ تو خدا تعالٰے نے اسی نیچری کے ہاتھ سے ایسے آلات ایجاد کرائے۔ کہ آج لندن کی آواز ہندوستان کے ہر شہر میں ایک جیسی سنائی دیتی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ کراچی جو سب سے قریب ہے وہاں اونچی آواز آئے۔ اور رنگون میں ہلکی آواز سنائی دے۔ پس ریڈیو اور ٹیلیفون یہ سب اسلام کی سچائی کے آلات ہیں۔ غرض اہل یورپ اور امریکہ کی کوئی ایجاد ایسی نہیں۔ جو اسلام کی سچائی کے لئے بطور شاہد ناطق نہ ہو۔

بیوہ کی شادی

اچھا اب ایجادات کے میدان سے قدم نکال کر واقعات عالم اور رسوم دنیا کی طرف آئیں۔ اور دیکھیں۔ کہ ہر رسم ہر خیال اور ہر نظریہ محض اسلام کی صداقت کے ثبوت کے لئے دنیا میں ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ دیکھو ہندوؤں میں بیوہ کی شادی منع ہے۔ اور آریہ سماج باوجود نہایت روشن خیال کہلانے کے اس مسئلہ میں فیل ہو گئی۔ کیونکہ سوامی دیانند نے نہایت زور سے بیوہ کے نکاح کو حرام قرار دیا ہے۔ اور وید سے ثابت کیا ہے۔ کہ بیوہ نکاح نہیں کر سکتی۔ بلکہ اسے چاہیئے۔ کہ بجائے دوسری شادی کے نیوگ کرکے اپنے اور اپنے مرحوم شوہر کے لئے اولاد پیدا کرے۔ مگر اسلام نے فرمایا۔

وانکحوا الایامی منکم

یعنی جس طرح مردوں میں جذبات ہیں عورتیں بھی جذبات سے خالی نہیں۔ اور جس طرح کنوارے شادی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ رنڈوے بھی اس کے محتاج ہیں۔ اب ایک طرف اسلام کا نظریہ ہے۔ اور دوسری طرف وید کا۔ کہ دوسری شادی نہ کرو۔ ہاں نیوگ کر لو۔ میں آریوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ انصاف سے کہو۔ دل پر ہاتھ رکھکر کہو۔ پرماتما کو حاضر ناظر سمجھکر کہو۔ کہ آج آریہ سماج میں نیوگ رائج ہے۔ جو وید نے تجویز کیا۔ یا بیوہ اور رانڈوں کی شادی رائج ہو رہی ہے۔ جو اسلام نے تجویز کی ہے؟ اگر موخر الذکر صورت رواج پکڑ رہی ہے۔ اور تمہارے ہر اخبار میں بیواؤں اور رانڈوں کی شادیوں کے اعلان پر اعلان ہو رہے ہیں۔ تو سن لو۔ اور کان کھول کر سن لو۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور مکہ پر اوم کا جھنڈا نہیں بلکہ آریہ ورت پر اسلام کا جھنڈا گڑ چکا ہے۔ کاش تمہاری آنکھیں کھلیں۔

عورتوں کا ورثہ

پھر دیکھو وید میں عورت کو وارث قرار نہیں دیا گیا مگر اسلام کہتا ہے۔ کہ بیوی بہن۔ بیٹی۔ ماں۔ نانی۔ دادی۔ غرض سب عورتوں کو مردوں کی طرح مرنے والے کے مال سے حصہ ملنا چاہیئے۔ اور جو کسی عورت کا حق مارتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے اب بتاؤ۔ آج وید کو چھوڑ کر ہندوؤں کا اسمبلیوں کے ذریعہ قانون پاس کرا کر عورتوں کو وارث بنانے کی کوشش کرنا اسلام کی سچائی کا بین ثبوت نہیں؟ ہندوؤ اگر تم اسلام کی پناہ پکڑ لیتے تو سب حقوق تمہیں خود بخود حاصل ہو جاتے۔ مگر افسوس کہ تم منہ سے وید کو مانتے ہو۔ مگر اپنے مذہب کو انگریزوں کی اسمبلیوں کے ذریعہ عمل کرتے ہو۔

طلاق اور خلع

پھر سنو اسلام نے مرد کو طلاق کی اجازت دی۔ اور عورت کو خلع کی مگر وید نہ طلاق کی اجازت دیتا ہے۔ نہ خلع کی۔ انجیل صرف زنا کی صورت میں اجازت دیتی ہے۔ مگر کیا خاوند یا بیوی کا دیوانہ ہونا جذامی ہونا یا خاوند کا بیوی اور بیوی کا خاوند کو قتل کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ بیسیوں ایسے امور نہیں۔ کہ ان کی وجہ سے دونو کو جدا کرنا ان دونوں کے حق میں خدا کی ایک نعمت ہے۔ مگر افسوس کہ یہ دونو مذہب اس نعمت سے محروم ہیں۔ مگر اسلام کی صداقت دیکھو۔ کہ یورپ و امریکہ میں اس مسئلہ کے لحاظ سے انجیل کب کی منسوخ ہو چکی ہے۔

اور ہندوستان میں آج چاروں طرف سے یہ آوازیں آرہی ہیں۔ کہ خدا کے لئے اسمبلیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

398

کے ذریعہ دید کو منسوخ کرد۔ اور مرد کے لئے طلاق اور عورت کے لئے خلع کی کوئی صورت نکالو۔ پس وُہ کونسی رسُوم کی تبدیلی ہے۔ جو اسلام کو سچا ثابت نہیں کرتی؟ اور وُہ کونسے نئے سے نئے نظریے ہیں۔ جو اس دین کو دینِ فطرت ثابت نہیں کرتے؟

ملک معظم کی شادی

خیر یہ تو ذرا دیر اور دُور کے قصے تھے اب ایک تازہ واقعہ سُنو۔ اور واقعہ بھی ایسا کہ آج جس کی شورش سے ساری دُنیا میں شور پڑ رہا ہے۔ اور جس کے اضطراب سے ساری دُنیا مضطرب ہو رہی ہے۔ وُہ ہمارے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی مجوزہ شادی کا واقعہ ہے۔ سُنو اسلام نے سُنہری حرفوں میں لکھ کر اعلان کر دیا ہے۔ کہ

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ

یعنی اس عورت سے شادی کرو۔ جو تمہیں مرغوب و پسندیدہ ہو۔

نیز اُس نے فرمایا:۔

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِجَمَالِهَا وَلِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا۔

یعنی بعض لوگ صرف ظاہری خوبصورتی دیکھتے ہیں۔ یا بعض مال پر نظر کرتے ہیں۔ یا بعض لوگ خاندان کو دیکھتے ہیں مگر اے مخاطب سُن

عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ

یعنی تُو ذاتی خوبیوں اور نیکیوں والی عورت سے شادی کر۔ یعنی ؎

سیرت کے ہم غلام ہیں صُورت ہوئی تو کیا
سُرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

اسلام کے اوپر کے دو فرمانوں سے ہمیں دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ شادی کے لئے جو عورت تجویز کی جائے۔ وُہ مرد کے دل کو مرغوب ہو۔ دوسری یہ کہ اس عورت میں سیرت کی خوبیاں ہوں۔ لیکن برخلاف اس کے انگلستان کے تخت کے وارثوں کے لئے عملاً یہ رسم چلی آتی ہے۔ کہ وہ اس عورت سے شادی کرتے ہیں۔ جسے انگلستان کی سیاست پسند کرے۔ اس قانون کا نتیجہ یہ ہوتا رہا۔ کہ بعض اوقات بادشاہ بننے والا یا بادشاہ ایسی عورت سے شادی کرنے پر مجبور رہتا تھا۔ جو اس کے نفس کو تو مرغوب نہیں تھی۔ البتہ اس کے ملک کی سیاست کو وُہ مرغوب ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے سوائے اس کے کہ سلطنت کی تقریبوں میں لوگوں کے سامنے وُہ میاں بیوی کے طور پر اکٹھے ہوتے تھے۔ خانگی زندگی نہایت تلخ ہوتی تھی۔ مگر کیا یہی نکاح کی غرض ہے؟ یا کیا خدا کی مقدس کتابوں اور پاک نوشتوں میں نکاح اسی مقصد کے لئے مقرر کیا گیا ہے؟ کیا یہی پاک انجیل اور مقدس توریت کا منشاء ہے؟ نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ یا کیا بادشاہ انسان نہیں۔ اور اس کے سینہ میں دل۔ اور دل میں انسانی جذبات نہیں؟ جب یہ سب کچھ ہے، بادشاہ بھی انسان ہے۔ تو کیوں اس کی انسانیت کا خیال نہ رکھا جائے؟ سنو بادشاہ تو بادشاہ۔ خدا کے نبی بھی انسانی قویٰ لے کر آئے۔ اور انہوں نے باوجود معصوم ہونے کے انسانی جذبات کو پورا کیا۔ انہوں نے بھی انہی عورتوں سے شادی کی۔ جو انہیں پسند تھیں۔ چنانچہ سب نبیوں کے سردار نے اپنی بیویوں کے متعلق فرمایا:۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ

یعنی میری بیویاں مجھے بہت پیاری ہیں۔ اور سب مجھے مرغوب ہیں:۔

مگر افسوس کہ انگلستان کے تخت کے بہت سے وارث ساری عمر محض غیر مرغوب اور سیاسی بیویوں کی وجہ سے قلبی سکون اور جنسی محبت سے محروم رہے۔ کیا جارج چہارم کا واقعہ یاد نہیں کہ اس نے اپنی بیوی سے نفرت کی وجہ سے اپنی تاجپوشی تک میں اسے شریک نہیں کیا تھا۔ اور ملکہ اسی صدمہ سے ہلاک ہو گئی۔ یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ جارج چہارم نے اپنی بیوی سے ولی عہدی کے زمانہ میں سیاسی شادی کی تھی۔ اور ملک ملک سے بیاہا گیا تھا نہ کہ شخص شخص سے۔ اور حبیب محبوب سے لیکن اسلام نے کیا خوب فرمایا:۔

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ

بے شک نکاح کے لئے ذاتی پسندیدگی کے علاوہ مصلحت ملکی اور قومی کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ اور اسی لئے اسلام نے کفو پر بھی زور دیا ہے۔ مگر ذاتی رغبت کو پہلا درجہ دینا چاہیئے۔ اور باقی امور کو دوسرا۔ یہ نہیں کہ یورپ کے بادشاہوں کی طرح شادی میں ذاتی رغبت مدنظر نہ ہو۔ بلکہ محض سیاست کا خیال رکھا جائے۔ اب اسلام کی صداقت دیکھو۔ کہ دُنیا کے ایک بہت بڑے حصہ پر حکومت کرنے والی قوم کا بادشاہ کہتا ہے۔ کہ میں مسز سمپسن نام ایک خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مگر پارلیمنٹ کی تمام پارٹیاں کہتی ہیں۔ کہ جناب ہم تو بے شک اپنی مرغوب سے شادی کرتے ہیں۔ مگر آپ بادشاہ ہیں۔ آپ پارلیمنٹ کی مرغوبہ سے شادی کریں۔ اور پھر یہ روک اس لئے کہ یہ خاتون دو دفعہ خلع کرا چکی ہے حالانکہ بہت ممکن ہے۔ کہ اس عورت کے دونوں خاوند قصور وار ہوں۔ اس لئے محض مخلوعہ ہونے کی وجہ سے کسی شریف عورت کو مطعون قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ یہ تو بالکل جاہلیت کے خیالات ہیں۔ کہ

زنِ بیوہ مکن اگرچہ حور است

ممکن ہے۔ انگلستان کی پارلیمنٹ کو مسز سمپسن کی بیوگی پر اعتراض نہ ہوتا لیکن خلع پر اُسے اعتراض ہے۔ مگر کیا خلع ہمیشہ عورت ہی کے قصور پر دلالت کرتا ہے؟ پس محض خلع کسی طرح بھی قابلِ اعتراض نہیں۔ ہاں اگر پارلیمنٹ کو اس عورت کی سیرت پر اعتراض ہوتا۔ تو بے شک بجا اعتراض تھا۔ کیونکہ صُورت کی رغبت سیرت کے خراب ہونے کی صُورت میں چند روز کے بعد متبدل بہ نفرت ہو جاتی ہے۔ اور ایسا نکاح

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ

کے خلاف ہوتا ہے۔

پس آج بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کا مسٹر بالڈون وزیر اعظم کو صاف کہہ دینا۔ کہ میں کسی شاہی خاندان میں شادی کر کے سیاسی دُولہا بن کر اپنے ذاتی سکون کو برباد نہیں کر سکتا۔ بلکہ اپنے بھائی ڈیوک آف یارک کی طرح اپنی ذاتی مرغوبہ سے خواہ وُہ عوام میں سے ہو شادی کر کے اپنی سکینت کا سامان کرنا چاہتا ہوں۔ اسلام کی صداقت پر شاہی مہر لگا دینا ہے۔ اور گو یہ گفتگو لنڈن والوں کے نزدیک بادشاہ سلامت نے مسٹر بالڈون سے انگریزی میں کی ہے۔ مگر میرے کانوں میں تو یہ آواز آ رہی ہے۔ کہ بادشاہ سلامت بڑے جوش سے مسٹر بالڈون سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اے بالڈون سُن اور کان کھول کر سُن۔ کہ

لَا اَنْكِحُ اِلَّا مَا طَابَ لِيْ مِنَ النِّسَاءِ۔ یعنی میں تو صرف اپنی پسندیدہ عورت سے شادی کرونگا

پس کیا ایک زمینی بادشاہ کا یہ قول آسمانی بادشاہ کے اس قول پر مہر تصدیق نہیں۔ کہ

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ

پس دُنیا کا آج کا عظیم ترین مسئلہ جو محض اسی دن سے رونما ہوا ہے۔ اور پارلیمنٹ کی پارٹیوں اور بادشاہ میں یہ کشمکش صرف اسی لئے ہو رہی ہے۔ کہ دُنیا ہاں اسلام سے غافل دُنیا کو بتا دیا جائے۔ کہ دینِ اسلام ہی دینِ فطرت ہے۔ کہ ایک بادشاہ باوجود سارے ملک کی مخالفت کے اپنی صحیح فطرت کی آواز کو نہیں دبا سکا اور اس نے دُنیا کی سب سے عظیم الشان حکومت کے سب سے بڑے اعزاز کو ترک کر کے بتا دیا ہے۔ کہ اسلام ہی دینِ فطرت ہے اور

اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے سال کے طیار کردہ روحانی تحفے

جیبی تقطیع پر

حمائل شریف مترجم

بطرز آسان ترجمہ تحت اللفظ جو مصری رنگ کے کاغذ پر اس سال نہایت آب و تاب سے طیار کرائی گئی ہے۔ مع فہرست مضامین قرآنی

قیمت مجلد سنہری صرف عہ نرم مراکو مجلد عہ

چھوٹی تقطیع پر

قرآن کریم بغیر ترجمہ

بطرز آسان نہایت صحیح سائز چھوٹا۔ خط موٹا اور حجم چھوٹا نہایت خوبصورت وزن کم۔ اور قیمت بھی کم یعنی صرف عہ قسم اول مجلد اور قسم دوم مجلد عہ اور نرم مراکو مجلد عہ

ہمارا دعوے ہے کہ اس قسم کی آسان طرز کا لکھا ہوا قرآن آج تک اس قدر چھوٹی تقطیع پر کسی نے نہیں چھپوایا۔ یہ بالکل نیا تحفہ ہے۔

فیصلہ باب عالی

بالکل نرالی اور اچھوتی طرز کا تبلیغی رسالہ ہے۔ غیر احمدیوں کے مسلمہ بزرگوں کی تحریرات اور اقوال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور دیگر دعاوی کے متعلق فیصلہ پیش کیا گیا ہے۔ اور قرآن و حدیث سے اس کی تصدیق بھی کی گئی ہے۔

قیمت صرف ار فی سینکڑہ صرف للعہ

کشتی نوح

کا ارزاں اور موزوں سائز کا ایڈیشن مع فوٹو

قیمت صرف ار فی سینکڑہ صہ

جیبی تقطیع پر

کلید القرآن مع لغات القرآن

صرف آٹھ آنہ میں

اس کا دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب سے طیار کرایا گیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت عہ تھی۔ اس سستے تحفہ کی ایک ایک کاپی ضرور ہر ایک دوست کی جیب میں ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم کا کوئی لفظ تلاش کرنا چاہو۔ فوراً اس میں سے نکل آئے گا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی۔

جیبی تقطیع پر

اسلامی اصول کی فلاسفی

کا نہایت ہی ارزاں ایڈیشن مع دو فوٹو کے قیمت صرف ۱۰ر مجلد ۲ر فی سینکڑہ بجلد معہ، مجلد ۵ر اس کی جسقدر زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ کم ہے۔ صداقت اسلام کے اظہار کے لئے اس سے بہتر رسالہ اور کوئی نہیں۔

سیرت المہدی

مؤلفہ

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ

مع اعتراضات کے جوابات

قیمت اصل عہ رعایتی صرف ۱۲ر

فتاوےٰ مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمائے ہوئے تمام فتوے

اصل قیمت عہ رعایتی صرف ۱۰ر

انگریزی میں تبلیغی رسالہ

احمدی و غیر احمدی میں فرق

جس میں مختصراً مگر جامع و مانع سلسلہ احمدیہ کے مسائل اور اختلافات کو نہایت عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔ جو نو تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے بہترین ہے۔ اس کی قیمت پہلے ۲ر تھی۔ مگر اب صرف ۹ پائی کر دی گئی ہے۔

فی سینکڑہ صرف تین روپے

سیرت مسیح موعودؑ

مؤلفہ

حضرت مولوی عبد الکریم مرحوم رضی اللہ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے مقدس انسان کی سیرت مولوی عبد الکریم صاحب جیسے فصیح اللسان اور جذبات بھرے عاشق انسان کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کس پایہ اور مرتبہ کی ہوگی۔ احباب خود ہی اندازہ لگالیں۔

قیمت صرف ار رکھی گئی ہے۔ جو لاگت کے برابر ہے

سکھ مذہب اور کیس

گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے معلومات اور مطالعہ سکھ مذہب کے متعلق احباب سے مخفی نہیں۔ انہوں نے یہ رسالہ نہایت تحقیق و تدقیق سے سکھ مذہب کی مستند اور ضخیم کتابوں کی چھان بین کر کے لکھا ہے۔ سکھوں کی طرف سے ایک رسالہ نکلا۔ جس میں یہ بیان کیا گیا۔ کہ کیسوں کے بغیر نجات نہیں۔ اس کے جواب میں یہ زبردست مدلل رسالہ لکھا گیا ہے۔ مع فوٹو گرو گوبند سنگھ جی کے۔

قیمت صرف ۱۰ر

نئے سال کیلئے خاص اور اہم کتابوں میں خاص رعایت

مفتاح القرآن

مکمل فہرست الفاظ قرآنی مع حوالہ رکوع۔ سورۃ۔ نمبر آیت و پارہ اور ان آیات کے جملے۔ جن میں وہ لفظ استعمال ہوئے۔ صفحات ۸۵۰ مجلد

اصل قیمت للعہ رعایتی صرف عار

کتاب گھر قادیان

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بک ڈپو کی طرف سے پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اب پھر دوستوں کی آگاہی کیلئے اعلان کر رہے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے دوستوں کی خاطر بکڈپو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیس نادر و نایاب کتابیں چھپوا رہا ہے۔

جن کا سائز بڑا۔ لکھائی چھپائی عمدہ

حجم ایک ہزار صفحہ

مگر باوجود ان خوبیوں کے

قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ

رکھی گئی ہے۔ تا کہ دوست آسانی کے ساتھ انہیں خرید کر خود بھی پڑھیں۔ اور غیروں کو بھی پڑھوائیں۔

کتابوں کے نام درج ذیل ہیں

ضرورۃ الامام۔ سراج منیر۔ استفتاء اردو۔ تحفہ ندوہ۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ تجلیات الہیہ۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ اربعین۔ آریہ دھرم۔ ضیاء الحق۔ چشمہ مسیحی۔ حجۃ اللہ۔ نسیم دعوت۔ پیغام صلح۔ کشف الغطاء۔ الانذار۔ الندا من وحی السماء۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ حقیقۃ المہدی۔ اتمام الحجۃ

مندرجہ بالا کتب چھپ رہی ہیں۔ توقع ہے۔ کہ جلسہ سالانہ تک چھپ جائیں گی۔ پس جو دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اعلان ہذا پڑھتے ہی اپنا نام اپنے ہاں کے کسی مقامی سیکرٹری یا پریذیڈنٹ صاحب کی معرفت بھجوا دیں۔ تا کہ جن کے نام خریداری جلسہ سالانہ سے پہلے ہمارے پاس پہنچ جاویں۔ ان کیلئے ان بیس کتابوں کے سیٹ محفوظ کر لئے جائیں۔ امید ہے۔ کہ سیکرٹری صاحبان بھی جہاں مقامی دوستوں کو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی تحریک فرما دیں گے۔ وہاں ان پر یہ امر بھی واضح کر دیں گے۔ کہ

ان کتابوں کا سائز جیبی نہیں بلکہ حقیقۃ الوحی جتنا بڑا سائز ہے

اور قبل ازیں تو ان میں سے صرف تین کتابوں (اربعین۔ نسیم دعوت۔ سراج منیر) کی قیمت ہی ڈیڑھ روپیہ تھی۔ مگر اب تو ان اکٹھی بیس کتابوں کی قیمت ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ تا کہ دوست حضرت سلطان القلم کا علم کلام کوڑیوں کے مول خرید کر دنیا کے کونے کونے میں آسانی کیساتھ پہونچا سکیں۔ اور عند اللہ و عند الناس ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا کتب کی تھوڑی سی تعداد اعلیٰ کاغذ پر بھی چھپوائی جا رہی ہے۔ جو دوست اعلیٰ درجہ کا سیٹ خریدنا چاہیں۔ ان سے اڑھائی روپیہ (ؔ۲) قیمت لی جائے گی۔ امید ہے کہ احباب جماعت ابھی سے اپنے اپنے نام خریداروں کی فہرست میں درج کرا دینگے۔ اور اس نادر موقعہ کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دینگے۔

خاکسار:۔ **مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

استاذی المکرم قبلہ ام حضرت حکیم نور الدین رضؓ کے مجرب نسخہ جات صحیح اجزاء سے مرکب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضور مغفور سے مل سکتے ہیں

حبوب عنبری رجسٹرڈ

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں دل کمزور ہو گیا ہو۔ سر درمست گیا ہو چہرہ بے رونق اور حافظہ کمزور ہو۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے حرارت غریزی تیز ہو جاتی ہے دل میں خوشی اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے گویا ضعیفی کی دشمن ہے جو دنی کی محافظ ہے جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری اپنا رکھنے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے قیمت ایکماہ کی خوراک۔ ۶۰ گولی پندرہ روپے

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور اگر پیدا ہوں تو معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے۔ ہچکی۔ بخار۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر چتوں کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا ہو کر داعی اجل ہوتے ہیں ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اسکے لئے حکیم نظام جان شاگرد قبلہ ام نور الدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کرکے ان کا فیض عام کیا ہوا ہے جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکر یہ ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا۔ رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے نصف منگوانے پر محصول ڈاک معاف اس سے کم پانچ روپے فی تولہ

حب نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں موتی۔ مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی۔ بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں قوت باہ کے مریضوں کے لئے تحفہ خاص ہے قیمت ایکماہ کی خوراک۔ ۶۰ گولی چھ روپے

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار۔ پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آج کل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے قیمت دو اونس کی شیشی ۲؍ علاوہ محصول

قبض کش گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ گکرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ اور کام کو جی نہیں چاہتا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ اور معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں ہماری تیار کردہ قبض کش گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ۔ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ایک روپیہ چار آنہ۔

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ موڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ مونہہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں ان کی وجہ معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی بارہ آنے۔

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں۔ جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے اس کا دورہ جب شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو یا مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھس کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے الگ ہو جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپے عہ

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کش ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کولہوں کا درد مٹتی سے۔ چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایکماہ کی خوراک دو روپے عہ

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت۔ قادیان پنجاب

"شاہ ایڈورڈ ہشتم" تخت سے دستبردار ہو گئے

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ آخر وہی ہوا جس کا کھٹکا تھا۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم نے محبت کی خاطر برطانیہ کا تخت و تاج چھوڑ دیا۔ ڈیوک آف یارک ڈیوک آف گلاسٹر اور ڈیوک آف کینٹ کے درمیان گفت و شنید ہوئی۔ آخر ڈیوک آف یارک کو تخت نشین کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پارلیمنٹ میں ایک قانون پیش کیا جائے گا جس کی رو سے ملک معظم کی اولاد کو تخت و تاج محروم کر دیا جائے گا۔ کل ایڈورڈ ہشتم قوم کے نام ریڈیو پر ایک پیغام دیں گے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ آج ساڑھے تین بجے شام کو دارالعوام میں مسٹر بالڈون نے بادشاہ کا پیغام صدر کے حوالے کیا۔ اور صدر نے اسے ایوان کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ پیغام کے الفاظ یہ ہیں "بہت دیر تک غور و خوض کرنے کے بعد میں نے قطعی طور پر فیصلہ کیا ہے کہ تخت و تاج سے دستبردار ہو جاؤں جب میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے بھاری فرائض کو خوبی سے یا اپنی تسلی کے مطابق سرانجام نہیں دے سکتا۔ تو مفاد رعایا کو سب سے مقدم رکھتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تخت سے دستبرداری کے متعلق اس ہدایت کو فوراً عملی جامہ پہنایا جائے۔ فیصلہ کرنے سے پیشتر میں نے ان اپیلوں پر پوری طرح غور و خوض کیا۔ جو مجھے کسی اور فیصلہ پر پہنچنے کے لئے کی گئی تھیں۔ میں ہمیشہ اپنی رعایا کو خوش حال دیکھنے کی دلی آرزو رکھتا ہوں اور میرا خیال ہے۔ کہ اس معاملہ میں مزید تاخیر رعایا کے لئے نقصان رساں ثابت ہو گی۔ امید ہے۔ کہ میرے جانشین میرے بھائی ڈیوک آف یارک کو تخت پر بٹھانے کے لئے جلد از جلد ضروری انتظامات کئے جائیں گے۔"

مسٹر بالڈون جب آج دارالعوام میں داخل ہوئے۔ تو ان کا چہرہ زرد تھا۔ وہ آہستہ سے اٹھے۔ اور ایک کاغذ کو ہاتھ میں لے کر صدر کی طرف گئے۔ اور کاغذ کو ان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے اعلان کیا کہ یہ بادشاہ کا پیغام ہے جس پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے دستخط کئے ہیں جس وقت بادشاہ کا پیغام سنایا گیا دارالعوام کے باہر عوام کا ایک بے پناہ ہجوم جمع ہو گیا۔ باہر سے پولیس کی بھاری جمعیت بلائی گئی تھی۔ تاکہ لوگ دارالعوام کے اندر داخل ہونے کی کوشش نہ کریں لوگوں کے چہروں پر افسردگی کے آثار نمایاں تھے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ دارالعوام کے اراکین کو کل اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ ملک معظم کے لئے اب صرف دو راہیں کھلی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ مجوزہ شادی کا خیال ترک کر دیں۔ دوسری یہ کہ تخت سے دستبردار ہو جائیں۔ شاہی خاندان کے دیگر افراد اور قانونی مشیروں کی سرگرمیوں سے بھی پتہ چلتا تھا۔ کہ شادی سے دستکش ہونے کی بجائے ملک معظم کے دل میں تخت سے دستبردار ہونے کا خیال زیادہ شدت کے ساتھ جاگزین ہے۔ کل بہت کم لوگ ایسے تھے جنہیں یقین نہ ہو کہ کل دارالعوام میں ملک معظم کی تخت سے دستبرداری کا اعلان ہو جائے گا۔ دارالعوام کے اراکین کو جب یہ معلوم ہوا کہ شام کے وقت پھر کابینہ وزارت کا ایک جلسہ منعقد ہو گا تو ان کا یہ یقین اور بھی پختہ ہو گیا کہ ملک معظم کا فیصلہ تخت سے دستبرداری کے حق میں ہو گا اور لطف کی بات یہ ہے کہ وزراء کو ابھی تک خود یہ معلوم نہیں تھا کہ ملک معظم کا فیصلہ کیا ہو گا۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسز سمپسن نے امکان بھر کوشش کی کہ ملک معظم کو اپنے متعلق فیصلہ کرنے میں پوری پوری سہولت بہم پہنچائی جائے۔ کل شام تک مسز سمپسن کو خود معلوم نہ تھا کہ ملک معظم اپنے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔

عام طور پر یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ اگر ملک معظم شادی سے دست کش ہونے کا خیال رکھتے۔ تو اس قدر گفت و شنید اور مشاورت کی ضرورت پیش نہ آتی اور معاملہ اس قدر طول نہ پکڑتا۔ زیادہ تاخیر کی وجہ بھی یہی تھی کہ ملک معظم کے دل میں تخت و تاج سے دستبرداری کا خیال زیادہ مضبوط ہو رہا تھا۔ کل قصر بلوڈیر میں ملک معظم نے ڈیوک آف یارک اور ڈیوک آف کینٹ سے گفت و شنید کی۔ ڈیوک آف کینٹ نے رات قصر بلوڈیر میں بسر کی اور دن کا بیشتر حصہ انہوں نے ملک معظم کے ساتھ بسر کیا۔ ڈیوک آف یارک ۴ بجے شام ملک معظم کے پاس آئے اور آنے سے تھوڑی دیر بعد ڈیوک آف کینٹ واپس چلے گئے ڈیوک آف یارک شام کے ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر واپس آ گئے۔ ملکہ میری نے بھی اپنی دختر اور [illegible] کے ہمراہ کل سہ پہر کو ملک معظم سے ملاقات کی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ شدید برف باری کے باعث لنڈن کے تمام حلقوں میں آمد و رفت بند ہو گئی۔ ۹ دسمبر کو بارش کے بعد یکا یک برف باری شروع ہو گئی۔ متعدد لائنوں پر بجلی سے چلنے والی ٹرینیں رک گئیں۔ سینکڑوں حادثات ہوئے پیدل چلنے والے برف پر پھسل پھسل کر گر پڑتے تھے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ پچھلے ہفتہ برطانیہ اور فرانس کی حکومتوں نے ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ اور اس جنگ سے یورپ کے امن کو جو خطرہ ہے۔ اسے دور کرنے کے ذرائع پر غور کیا گیا۔ ان مسائل کے متعلق دونوں حکومتوں نے ایک ہی نظریہ کا اظہار کیا اور اتفاق رائے سے انہوں نے جرمنی اطالیہ پرتگال اور روس کی حکومت سے ان کے نمائندگان کی وساطت سے درخواست کی۔ کہ وہ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ اس امر کا اعلان کر دیں کہ وہ ہسپانیہ میں غیر ملکی مداخلت کے بالواسطہ اور بلاواسطہ طریقوں کا سختی سے سدباب کریں گی اس درخواست کے جواب میں جرمنی اطالیہ اور پرتگال نے اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے وقت طلب کیا ہے روس نے ثالثی کی تجویز کو پسند کیا ہے۔ اس وقت تک تین تجویزوں پر غور کیا گیا ہے پہلی تو یہ ہے کہ غیر ملکی حکومتیں ثالث بنیں۔ دوسری تجویز عارضی صلح کی ہے۔ اور تیسری استصواب رائے عامہ کی۔

الہ آباد ۱۰ دسمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو پھر انڈین نیشنل کانگرس کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ کل دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ آیا لنڈن کو فضائی حملوں سے بچانے کے لئے غباروں کے استعمال کی تجویز شروع ہو گئی ہے یا نہیں انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس سلسلہ میں آرڈر دئے جا چکے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اس سال کے اختتام پر جواب موصول ہونے شروع ہو جائیں گے۔

جہلم ۱۰ دسمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولیس نے موضع ڈومیلی میں چھاپہ مار کر جعلی روپوں کی ٹکسال برآمد کی۔ اور دو اشخاص کو جن کو عین سکہ بنانے کی حالت میں گرفتار کیا۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ لیڈی ولنگڈن لاہور میں گھوڑ دوڑ دیکھنے کے لئے آئی ہوئی ہیں۔

جنیوا ۱۰ دسمبر۔ حکومت ترکیہ نے اسکندرونہ اور انطاکیہ کے علاقوں سے متعلقہ فرانس اور ترکیہ کے تنازعہ کی نسبت لیگ کونسل میں اپیل دائر کر دیا ہے یہ علاقے جنگ عظیم کے مابعد کے معاہدات کی وجہ سے مشروط طور پر فرانس کو دیدئے گئے تھے۔ ترکیہ کی حکومت نے ظاہر کیا ہے کہ ان علاقوں میں آباد ترکی باشندوں کی جان و مال خطرہ میں ہے۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر عبد اللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے کالج کی پرنسپل شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

منفعت بخش خبریں بہ اختصار

کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ آپ ایک بڑا فرسٹ کلاس کا کمرہ تین مسافروں کا کرایہ ادا کر کے ایک دو یا تین مسافروں کے لئے ریزرو کرا سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے عام یک طرفہ ٹکٹ اور عام واپسی ٹکٹ بھی کام آ سکتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں۔ کہ آپ اپنی کار کو گاڑی میں رعایتی شرحوں پر لیجا سکتے ہیں۔ کاروں کیلئے ایک ماہ کے واپسی ٹکٹ کا کرایہ ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا ½ لیا جاتا ہے۔ اور چھ ماہ کیلئے واپسی ٹکٹ کا کرایہ ایک طرف کا پورا اور ایک طرف کا نصف لیا جاتا ہے۔

آپ ریلوے کیطرف سے پیش کردہ ان سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تیز رفتار اور آرام دہ سفر کیوں اختیار نہیں کرتے؟

میری پیاری بہنو!

تندرستی بکتی ہے کیا آپ خریدینگی؟

جہاں تک میری معلومات ہیں میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ فی زمانہ نوے فیصدی میری بہنیں طرح طرح کے امراض میں مبتلا نظر آتی ہیں۔ اور یہ دیکھکر مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر بھی انہیں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا اصل بات یہ ہے۔ کہ مرد عورتوں کے امراض کا تسلی بخش علاج ہی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں آپ کو ہمدردانہ مشورہ دیتی ہوں کہ آپ میری خاندانی مجرب دوا سے فائدہ اٹھائیں جو نہایت تسلی بخش اور سو فیصدی مفید بارہا کی تجربہ شدہ ہے ہزاروں میری بہنیں اسکی بدولت صحت جیسی دولت سے مالا مال ہو کر اولاد جیسی دنیوی نعمت حاصل کر چکی ہیں۔

اگر آپکو مرض سیلان الرحم ہے یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ماہواری ٹھیک نہیں یا رک رک کر آتے ہیں۔ ماہواری درد سے آتے ہیں یا بالکل بند ہیں۔ قبض رہتی ہے۔ سردرد کمر درد رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے سانس پھول جاتا ہے۔ کمی خون کیوجہ سے رنگ زرد ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اگر اولاد نہیں ہوئی تو میں آپکو یقین دلاتی ہوں کہ میری دوا انجام راحت آپکو تمام تکالیف سے نجات دیگی۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ کیلئے دو روپیہ محصولڈاک ۶ نوٹ:۔ میری دوا قادیان میں مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہے

ایچ نجم النساء بیگم مالک دواخانہ ہمدرد نسوان معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پیپھڑوں کی ہو یا انتوں کی۔ اس کے لئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس تیر بہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپ دق کا علاج مفت منگا کر پڑھیں۔ اور بیکار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی۔

زمینداروں کے لئے نادر موقع

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ لالہ ہرکشن لعل دیوالیہ کی زرعی زمین واقعہ اضلاع شیخوپورہ۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ برائے فروخت موجود ہے۔ آفرز مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۷ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔ برائے تفصیل اراضیات سپیشل آفیشل ریسور صوبجات پنجاب و دہلی ۱۱۔ ایبٹ روڈ لاہور کو تحریر فرمادیں۔

باموقعہ زمین کی فروخت

ریلوے سٹیشن سے شہر کی جانب چند قدموں کے فاصلہ پر (منڈی بھی قریب ہے) ایک کنال زمین بالمقطع چھ سو روپے میں ضرورت سے مجبور ہو کر فروخت کر رہا ہوں۔ زمین نہایت اچھے موقعہ کی ہے آگے چل کر اس سے بڑھکر قیمتی ثابت ہو نیوالی ہے۔ جو صاحب چاہیں جلد معاملہ طے کر لیں۔

قاضی اکمل۔ قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس میرے لئے یہ بات ماننی ذرا مشکل ہے۔ کہ دوست اپنے مکان خالی نہیں کرتے یا مہمانوں کے لئے اپنی خدمات پیش نہیں کرتے۔ اس لئے میں تو سمجھتا ہوں شائد وہی بات ہے۔ کہ [illegible] اپنی ڈیوٹی بھول جاتا ہے۔ اور مکان لینے والے اچھی طرح تمام لوگوں کے پاس نہیں پہنچے۔ ورنہ ایمان کے ماتحت تو اس قسم کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ کامل ایمان تو بڑی چیز ہے

ایک منافق کے ایمان کے متعلق

ہی آتا ہے کہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دفعہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجئے۔ میں بڑا دولت مند بن جاؤں۔ کیونکہ میرا جی چاہتا ہے میں خوب صدقے دیا کروں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی۔ اور وہ بڑا دولتمند ہو گیا۔ ہزاروں اونٹ اور ہزاروں بکریاں اس کے پاس جمع ہو گئیں۔ اور یہی اس زمانہ کی دولت تھی۔ اب جو اس پر زکوٰۃ فرض ہوئی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقرر کردہ آدمی اس کے پاس زکوٰۃ لینے گیا۔ چونکہ ایمان اس کے دل میں نہیں تھا۔ صرف اس کا نفس اسے دھوکا دے رہا تھا۔ کہ اگر مجھے دولت حاصل ہو جائے تو میں صدقے دیا کروں۔ اس لئے جب ایک آدمی زکوٰۃ لینے اس کے پاس پہنچا۔ تو وہ کہنے لگا معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ہر وقت انہیں چندوں کی پڑی رہتی ہے۔ کبھی کہتے ہیں اتنا صدقہ دو۔ کبھی کہتے ہیں اتنی زکوٰۃ دو۔ کبھی کہتے ہیں اتنا چندہ دو۔ ہمارا اپنا گزارہ ہی مشکل سے چلتا ہے اونٹوں اور گھوڑوں کو دانہ ڈالنا پڑتا ہے۔ نوکروں کو مزدوری دینی پڑتی ہے اور اور بہت سے اخراجات ہیں۔ جو پورے ہونے میں نہیں آتے۔ لیکن انہیں

ہر وقت چندوں کی فکر

رہتی ہے اور کہتے ہیں کہ لاؤ چندہ اب تم پر زکوٰۃ فرض ہو گئی ہے۔ اب فلاں مقصد کے لئے روپیہ چاہیئے۔ وہ شخص یہ باتیں سن کر واپس آ گیا۔ اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہہ دیا کہ وہ کہتا ہے ہم کہاں سے دیں ہر وقت چندہ چندہ پکارا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا آئندہ اس سے کوئی زکوٰۃ اور صدقہ قبول نہ کیا جائے۔ چونکہ اس شخص کا دل کلی طور پر نہیں مرا ہوا تھا۔ اس لئے جب اسے معلوم ہوا کہ بجائے اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بطور سزا اس سے ڈیوڑھا یا دوگنا چندہ وصول کرتے۔ آپ نے یہ حکم دے دیا ہے کہ آئندہ اس شخص سے کوئی صدقہ قبول نہ کیا جائے۔ تو اس پر اس کے دل نے محسوس کیا۔ کہ درحقیقت میرا دینا لینا تھا۔ اور میں نے غلطی کی جو اس قسم کا جواب دیا۔ چنانچہ اگلے سال وہ بہت سی زکوٰۃ اکٹھی کر کے

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا۔ کہ میں یہ صدقہ لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اب تم سے یہ مال قبول نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس سے زکوٰۃ قبول نہ کی گئی۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں جب اہل عرب نے ارتداد اختیار کیا۔ زکوٰۃ کی وصولی کے متعلق لڑائیاں ہوئیں۔ اور پھر دوبارہ اہل عرب اسلام میں داخل ہوئے تو اس شخص نے سمجھا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے کہ میری زکوٰۃ بھی قبول ہو۔ چنانچہ وہ پھر اپنے اونٹوں اور بھیڑوں اور بکریوں کا

بہت سا گلہ

جو گذشتہ اور موجودہ زکوٰۃ پر مشتمل تھا لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مگر انہوں نے فرمایا۔ جس چیز کو خدا کے رسول نے قبول نہیں فرمایا۔ ابوبکر بھی اسے قبول نہیں کر سکتا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ ہر سال وہ زکوٰۃ دینے کے لئے آتا اور گلہ لاتا کہ میدان اس سے بھر جاتا۔ مگر خلفاء اس کا مال لینے سے انکار کر دیتے۔ اور وہ روتا ہوا گھر چلا جاتا۔ یہ شخص کامل مومن نہیں تھا کیونکہ اگر کامل مومن ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغامبر کو وہ کیوں یہ جواب دیتا کہ ان کو ہر وقت چندوں کی ہی پڑی رہتی ہے۔ مگر اس کے دل میں جو تھوڑا بہت ایمان تھا۔ اس کے باعث وہ ہر سال آتا تھا اور کہتا تھا۔ کہ میری زکوٰۃ قبول کی جائے۔

پس میں تو یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ

منتظمین جلسہ سالانہ

میں سے کوئی شخص ہماری جماعت کے مخلص لوگوں کے پاس گیا ہو۔ اور سچ سچ حقیقت بیان کی ہو۔ اور انہوں نے کہہ دیا ہو۔ کہ ہم مکان دینے کے لئے تیار نہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ شائد مکانوں والے منتظمین کے پیچھے پھر رہے ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ ہمارے مکان لیتے کیوں نہیں؟

پس میں تو منتظمین کو ہی ملامت کرونگا اور کہوں گا۔ کہ ان کے کام میں کچھ نقص ہے۔ اور انہوں نے صحیح طور پر کوشش نہیں کی۔ ورنہ ہر مکان میں ہر سال کچھ نہ کچھ مہمان ٹھہرتے۔ اور ہر سال لوگ مکان دیتے۔ اور ہر سال اپنی خدمات بھی پیش کرتے ہیں۔ اور اب تو

نیشنل لیگ کور

بھی قائم ہو چکی ہے۔ جس کے والنٹیروں نے حلفیں اٹھائی ہوئی ہیں۔ کہ وہ سلسلہ کی خدمت کریں گے۔ آخر یہ حلف انہوں نے مکھن لگا لگا کر چاٹنی تو نہیں۔ اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہونی چاہیئے۔ اور وہ غرض یہی ہے۔ کہ وہ سلسلہ کی خدمت کریں۔

غرض میں سمجھتا ہوں اگر کسی شخص میں کوئی کمزوری ہے۔ تو میرا اتنا کہنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔ اور اگر افسروں نے کمزوری دکھائی ہے۔ تو انہیں چستی سے کام کرنا چاہیئے۔ اور یقین رکھنا چاہیئے کہ یہ کام آخر ہو جائے گا۔

میں نے متواتر جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ

بہت سا کام طوعی طور پر

لوگوں سے لینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طریق کو اختیار فرمایا تھا۔ اور آج ہی کے "الفضل" میں وہ حوالہ چھپا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی تحریر فرمایا ہے۔ کہ میں معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ مقرر نہیں کر سکتا۔ تاکہ تمہاری خدمتیں کہنے کی مجبوری کی وجہ سے نہ ہوں۔ بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ تو کارکنوں کو چاہیئے وہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ طوعی طور پر کام کرنے کا موقعہ دیا کریں۔ اور تحریص اور ترغیب سے کام لیا کریں۔ مومن درحقیقت زیادہ ترغیب کا منتظر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے صرف اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اور اس اشارہ کو سمجھ کر وہ ایسے جوش سے کام کرتا ہے کہ بعض لوگوں کو دیوانگی کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اسی لئے جتنے

کامل مومن

دنیا میں ہوئے ہیں۔ انہیں لوگوں نے پاگل کہا ہے۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے میرے ایک استاد ہوا کرتے تھے۔ مولوی یار محمد صاحب ان کا نام تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ان کے دماغ میں کچھ نقص ہو گیا تھا مگر یہ نقص ان کا اس رنگ میں تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا محبوب اور اپنے آپ کو عاشق سمجھتے تھے۔ اسی عشق کی وجہ سے وہ خیال کرنے لگے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے پسر موعود اور مصلح موعود بنا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ بات کرتے کرتے بعض دفعہ جوش میں اپنی رانوں کی طرف یوں ہاتھ کو لاتے جس طرح کسی کو بلایا جاتا ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی رنگ میں جوش سے کچھ کلمات فرما رہے تھے کہ مولوی یار محمد صاحب کود کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جا بیٹھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد میں کسی نے پوچھا۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ تو وُہ کہنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے یوں اشارہ کیا تھا۔ اور یہ اشارہ میری طرف تھا۔ کہ تم آگے آجاؤ۔ چنانچہ میں کود کر آگے آگیا۔

یہ دیوانگی تھی۔ مگر بعض رنگ کی دیوانگی بھی اچھی ہوتی ہے۔ آخر ان کی یہ دیوانگی بغض کی طرف نہیں گئی۔ بلکہ محبت کی طرف گئی۔ پس محبت کا دیوانہ غیر اشارہ کو بھی اپنے لئے اشارہ سمجھ لیتا ہے۔ پھر جو قوم خدا تعالےٰ کی محبت کا دعوےٰ کرنے والی ہو۔ وُہ صحیح اشارہ کو کیوں نہیں سمجھ سکتی۔ کیا ہماری جماعت کے دیوانوں کی وُہ محبت جو وُہ سلسلہ سے رکھتے ہیں۔ مولوی یار محمد صاحب جتنی بھی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رانوں پر آہستگی سے ہاتھ مارا۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ مجھے بُلا رہے ہیں۔

یاد رکھو۔

ہر چیز کی زکوٰۃ

ہوا کرتی ہے۔ انسان کے جسم کی بھی زکوٰۃ ہے۔ انسان کے مکان کی بھی زکوٰۃ ہے۔ اور زکوٰۃ کے بغیر کوئی چیز پاک نہیں ہو سکتی۔ اور زکوٰۃ کی ایک دفعہ ادائیگی خدا تعالےٰ نے مقرر نہیں فرمائی۔ بلکہ ہر سال ادا کرنے کا حکم ہے۔ حتےٰ کہ قرآن کریم نے یہ زکوٰۃ بھی مقرر کر دی۔ کہ جب کوئی تمہارا پھل تیار ہو۔ یا غلہ تیار ہو۔ تو اس میں سے اسی دن جس دن غلہ کاٹو۔ یا پھل اتارو

کچھ خدا کے بندوں کیلئے

بھی الگ کر لو۔ تو شریعت نے ہماری ہر چیز کی زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ کیونکہ درحقیقت اسلامی مسئلہ ہے ہی یہی کہ دُنیا کی ہر چیز سارے بندوں کی ہے۔

پس جب تک باقی بندوں کے لئے حصہ نہ نکال لیا جائے۔ وُہ چیز پاک نہیں ہوتی۔ بھلا خدا تعالےٰ نے زمین آسمان۔ سُورج۔ چاند۔ ستارے اور سیارے اپنے تمام بندوں کے لئے پیدا کئے ہیں۔ یا صرف ہمارے لئے۔ پھر جبکہ وُہ تمام بندوں کے لئے ہیں۔ تو گویا یہ شاملات ہے۔ اور شاملات پر جو شخص قبضہ کرے۔ وُہ گاؤں والوں کو مٹھائی بھی کھلاتا ہے۔ کیونکہ وُہ سمجھتا ہے۔ میں اس چیز پر قبضہ کرنے لگا ہوں۔ جس پر تمہارا بھی حق ہے۔

پس ہر چیز جو ہمارے پاس ہے وُہ صرف ہماری نہیں۔ بلکہ ساری دُنیا کی ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم باقی دُنیا کا اس میں سے حصہ نکالیں ورنہ ہمارا قبضہ جابرانہ ہوگا۔ اور

جابرانہ قبضہ کی سزا

ہوا کرتی ہے۔

جب انسان زکوٰۃ دیتا رہتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ یہ میرا بندہ اس چیز کا کرایہ دیتا ہے۔ اسے رہنے دو۔ لیکن جب وُہ زکوٰۃ نہیں دیتا۔ تو خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ یہ اب کرایہ نہیں دیتا۔ اسے نکال دو۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ دُنیا میں ایسی قومیں بھی موجود ہیں۔ جو کرائے نہیں دیتیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بنیئے نے جسے تباہ کرنا ہوتا ہے۔ اس سے وُہ اپنا سُود وصُول نہیں کیا کرتا۔ بلکہ اس کی طرف رہنے دیتا ہے۔

ابھی فیروز پور میں ایک مقدمہ ہوا ہے۔ ایک شخص نے ۴۸ روپے سود پر قرض لئے۔ ۲۸ روپے کے بدلہ میں اس نے اپنی زمین گرو رکھ دی۔ اور ۲۰ روپیہ کے بدلہ میں اس نے کہا۔ کہ میں چھ روپے سالانہ سُود دیا کروں گا۔ لیکن اس نے سُود نہ دیا۔ اور یہ خیال کرتا رہا۔ کہ بیس ہی روپے ہیں۔ کسی وقت دے دونگا۔ اور بنیئے نے بھی اس سے تقاضا نہ کیا۔ اب اس نے اس شخص پر دو لاکھ بیس ہزار روپیہ کی نالش کی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ سود اکٹھا ہوتا گیا۔ اور اس نے

اپنی نادانی سے سمجھا

کہ بنیا مجھ سے رعایت کر رہا ہے۔

تو بعض بے وقوف یہ سمجھتے ہیں کہ خدا نے فلاں شخص کو چونکہ نہیں پکڑا۔ اس لئے اس بدی کے کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے پاس اس کا سُود جمع ہو رہا ہوتا ہے۔ اور کسی دن اس پر اکٹھی نالش ہوگی۔ لیکن مومن کو خدا تعالےٰ جلدی سزا دے دیتا ہے۔ تاکہ زیادہ سزا اس کے لئے جمع نہ ہو جائے۔ مثلاً اگر تیس چالیس روپے سُود کے جمع ہوتے ہی بنیا نالش کر دیتا۔ تو اسے زیادہ سزا نہ ملتی۔ لیکن اُس نے سُود اس کے پاس جمع ہونے دیا۔ تاکہ زیادہ سزا دلائی جاسکے۔

تو

اللہ تعالےٰ کا مومن سے سلوک

یہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ اسے جلدی سزا دے دیتا ہے۔ لیکن غیر مومن سے یہ سلوک نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ اسے سزا میں ڈھیل دیتا جاتا ہے۔ تاکہ اُس پر زیادہ عذاب نازل کرے۔

لیلۃ القدر کے متعلق ارشاد

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اب رمضان خاتمہ پر ہے۔ اور کل کا جو روزہ ہے۔ اس میں شُبہ ہے یعنی صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ چھبیسواں ہے۔ یا ستائیسواں۔ کیونکہ بعض جگہ روزہ پہلے رکھا گیا ہے اس لئے گویا کل اور پرسوں دونوں دن

رمضان کی ستائیسویں

ہو سکتی ہے۔ کل ستائیس تاریخ ان لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے چاند کو دیکھکر ایک دن پہلے روزہ رکھا۔ اور پرسوں ستائیسویں ہمارے لحاظ سے ہے۔

ہمارے ملک کی مثال ہے۔ کہ "جوگی بھُولا دُونا لابھ"۔ یعنی کوئی جوگی بھُول کر کسی اور کے مکان پر چلا گیا۔ تو اس مکان والوں نے اس کی خوب خاطر تواضع کی۔ وہاں سے نکلا۔ تو بھول کر کسی اور گھر میں چلا گیا۔ وہاں بھی اس کی خوب خاطر تواضع ہوئی۔ غرض جتنا جتنا وُہ گھر بھُول کر کسی اور کے گھر میں داخل ہوتا۔ اتنی ہی زیادہ اس کی خاطر تواضع کی جاتی۔ کیونکہ لوگ سمجھتے۔ کہ اس نے خدا کے لئے دُنیا کو چھوڑا ہوا ہے۔ آؤ اس کی خدمت کرکے ثواب حاصل کریں۔ اسی طرح مومن بھی بھُولتا ہے۔ تو "دونا لابھ" والی مثال اُس پر صادق آتی ہے۔

اب گویا رمضان کی دو ستائیس تاریخیں ہمارے لئے جمع ہو گئی ہیں۔ رمضان کی ستائیس تاریخ کو بالعموم روحانی علماء

لیلۃ القدر

قرار دیتے ہیں۔ اور جب مومن بھُول جاتا ہے۔ اور وُہ یہ خیال کرکے کہ ممکن ہے۔ جسے میں چھبیس تاریخ سمجھتا ہوں۔ وُہ ستائیس ہو۔ یا ممکن ہے۔ ستائیس ہی اصل تاریخ ہو۔ چھبیس اور ستائیس دونوں راتوں میں خاص طور پر عبادت کرتا ہے۔ تو اس مومن کی دو لیلۃ القدر ہو جاتی ہیں۔ ان دو لیلۃ القدر کے متعلق میں اس وقت جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ

میری آواز بیرونی دوستوں تک

نہیں پہونچ سکیگی۔ لیکن اگر "الفضل" والے احتیاط سے بغیر مجھے دکھائے ہی آج کا خطبہ شائع کر دیں۔ اور صبح لوگوں کو پہنچ جائے۔ تو بیرونی جماعتوں کے دوست بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور کوئی بعید بات نہیں۔ وُہ ستائیس کی لیلۃ القدر کو اٹھائیس۔ اور انتیس میں بھی تبدیل کر سکتا ہے وُہ بات جو ان دو دنوں کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں۔ وُہ یہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہماری جماعت کے دوست اپنی صحت کے لئے اپنی ترقیات کے لئے اپنے بچوں کے لئے اپنی بیوی کے لئے اپنے رشتہ داروں اور اپنے دوستوں کے لئے اسی طرح قرضوں سے دور ہونے مقدمات میں کامیاب ہونے اور آفات سے محفوظ رہنے کے لئے بالعموم دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن

دعا کا ایک طریق

یہ بھی ہوا کرتا ہے۔ کہ ایک ہی مقصد و مدعا کے لئے انسان دعا کرنے میں مشغول ہو جائے۔ اور وہ اسی طرح دعا کرے جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کے وقت میں لوگوں نے دعا کی تھی۔ حضرت یونس علیہ السلام نے جب نینوہ کے لوگوں پر عذاب نازل ہونے کی پیشگوئی کی۔ تو جو وقت عذاب نازل ہونے کے لئے مقرر تھا۔ اس وقت تک وہ شہر سے باہر نکل کر عذاب کا انتظار کرتے رہے۔ جب عذاب کی میعاد پر دو چار دن گذر گئے۔ تو انہوں نے بعض لوگوں سے پوچھا۔ کہ علاقے کا کیا حال ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ سب راضی خوشی ہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام یہ سنکر کچھ شرمندہ سے ہوئے۔ اور انہوں نے سمجھا۔ اب میرا واپس جانا لوگوں کے لئے کیا ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے۔ بہتر یہی ہے۔ کہیں کسی اور جگہ چلا جاؤں۔ چنانچہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر چل پڑے۔ اور کسی دوسرے علاقہ میں جانے کے لئے جہاز پر سوار ہو گئے۔ اتفاق سے سمندر میں سخت طوفان آگیا۔ اس زمانہ کے لوگوں کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ

سمندر میں طوفان

اس لئے آتا ہے۔ کہ جہاز پر کوئی غلام بھاگ کر سوار ہوتا ہے۔ اس عقیدہ کے ماتحت انہوں نے دریافت کیا۔ کہ کیا کوئی غلام بھاگ کر یہاں آیا ہے؟ مگر کسی نے نہ مانا۔ آخر انہوں نے قرعہ ڈالا۔ تو حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ مگر ان کو حضرت یونس علیہ السلام کی شکل دیکھکر خیال آیا۔ کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اگر یہ

بھاگا ہوا غلام

ہوتا۔ تو خود بخود بتا دیتا معلوم ہوا۔ قرعہ صحیح نہیں پڑا۔ چنانچہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ انہوں نے تین دفعہ قرعہ ڈالا۔ اور تینوں دفعہ انہی کا نام نکلا۔ آخر وہ حضرت یونس علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ ہیں تو راستباز انسان۔ مگر تین دفعہ قرعہ میں آپ کا ہی نام نکلا ہے۔ معلوم نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ سنکر حضرت یونس علیہ السلام کا ذہن بھی اس طرف منتقل ہو گیا۔ اور کہنے لگے۔ میں ہی خدا کا غلام ہوں۔ جو بھاگ کر آیا ہوں۔ آخر انہوں نے آپ کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ تا کہ ہماری بلا دور ہو۔ اور طوفان تھمے۔ حضرت یونس علیہ السلام جب سمندر میں گرے۔ تو انہیں ایک بڑی مچھلی نگل گئی۔ جس نے بعد میں انہیں خشکی پر اگل دیا۔ اس صدمہ کی وجہ سے کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں بیہوش رہے۔ اور کھانے کو کچھ نہ ملا۔ وہ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ ساحل پر جہاں مچھلی نے انہیں اگلا۔ ایک بہت بڑی بیل اگی ہوئی تھی۔

حضرت یونس علیہ السلام

سرک کر اس کے سایہ کے نیچے لیٹ گئے۔ لیکن جب انہیں کچھ طاقت حاصل ہوئی تو اس بیل کو کیڑے نے کاٹ دیا۔ اور وہ خشک ہو گئی۔ حضرت یونس علیہ السلام کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی۔ اور اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ کمبخت کیڑے نے بیل کو خراب کر کے مجھے تکلیف میں ڈال دیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں وحی ہوئی۔ کہ ایک جنگلی بیل جس نے کوئی نسل نہیں چھوڑنی تھی۔ اور جس نے تھوڑے دنوں میں خود ہی خشک ہو کر مرجھا جانا تھا۔ اس کے چند دن پہلے خشک ہونے پر جب تو نے اتنے غصہ کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ کمبخت کیڑے نے اسے تباہ کر دیا۔ تو بتاؤ۔ میں اپنے ہزاروں بندوں کو کس طرح تباہ کر دیتا۔ جبکہ وہ ابھی تباہ کرنے کے قابل نہ تھے۔ جاؤ اور دیکھو تو بات کیا ہوئی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے نینوہ کو روانہ ہوئے۔ اور جونہی نینوہ والوں نے دیکھا۔ کہ حضرت یونس علیہ السلام آ رہے ہیں۔

وہ استقبال کے لئے دوڑے۔ اور بیعت کے لئے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے پوچھا بات کیا ہے۔ میں نے سنا ہے تم پر عذاب نہیں آیا۔ وہ کہنے لگے یونہی تو عذاب نہیں ٹلا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جب وہ دن آیا۔ جو آپ نے عذاب کے لئے مقرر کیا تھا۔ تو ہم نے دیکھا کہ آسمان کا رنگ بدل گیا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا آگ برسنے لگی ہے۔ ایک

ہیبت ناک طوفان کی بنیاد

دیکھکر یکدم ہمیں خیال آیا۔ کہ آج ہم مرے۔ اس پر ہمارے شہر کے تمام بڑے بڑے لوگ اکٹھے ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ اب اس کا علاج یہ ہے۔ کہ شہر کو چھوڑ دو۔ اور جنگل میں نکل جاؤ۔ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلانا چھوڑ دیں۔ جانوروں کے مالک جانوروں کے آگے چارہ ڈالنا بند کر دیں۔ پرانے چیتھڑے یا ٹاٹ کے کپڑے پہن کر جنگل میں نکل جاؤ۔ اور رونا شروع کر دو۔ چنانچہ جنگل میں ہم سب اکٹھے ہو گئے۔ مرد۔ عورتیں۔ بچے۔ بوڑھے جانور غرض سب کے سب ایک میدان میں جمع ہو گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد جب بچوں کو دودھ نہ ملا۔ تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ جانوروں کو چارہ نہ ملا۔ تو انہوں نے چیخنا شروع کر دیا مردوں اور عورتوں نے چلانا شروع کر دیا۔ اور سب نے مل کر کہرام مچا دیا۔ اور

ایک ہی دعا

مانگی۔ کہ اے خدا یہ عذاب ہم سے ٹل جائے ہم توبہ کرتے ہیں۔ چنانچہ صبح سے شام تک ہم دعا کرتے رہے اور خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے وہ عذاب ہم سے دور کر دیا۔ ہم تو اسی دن سے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ کب آپ واپس آتے ہیں۔ تا ہم آپ پر ایمان لائیں۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ حضرت یونس علیہ السلام کے مقررہ عذاب کے دن کسی عورت نے یہ کہا ہو۔ کہ یا اللہ میرے بچے کا بخار ٹوٹ جائے۔ یا کسی مرد نے یہ کہا ہو۔ کہ یا اللہ فلاں تجارت ہے۔ اس میں مجھے خوب نفع ہو۔ سب نے ایک ہی دعا مانگی۔ اور وہ

دعا یہ تھی۔ کہ خدایا یہ عذاب ہم سے ٹل جائے ہم تیرے حضور توبہ کرتے اور تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں۔ یہی آواز تھی۔ جو مرد عورت۔ بچہ۔ جوان۔ کمزور اور طاقتور۔ غرض سب کی زبان سے نکل رہی تھی اور صبح سے لیکر شام تک ان کی

ایک ہی پکار

تھی۔ کہ الٰہی ہمیں معاف کر۔ الٰہی اپنے عذاب کو ہم سے دور کر۔ دیکھو وہ ایک دعا جو سب نے یک زبان ہو کر مانگی۔ کیسی کارگر ثابت ہوئی۔ یوں تو اس شہر کے کفار بھی انفرادی طور پر کبھی کہہ دیا کرتے ہوں گے کہ یا اللہ ہمیں معاف کر۔ مگر اس دن جب سب ایک آواز کے ساتھ یہ کہہ اٹھے۔ کہ الٰہی ہمیں معاف کر تو خدا تعالےٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا۔ اپنا عذاب ان سے ہٹا لیا۔ اور اپنے نبی کی پیشگوئی بدل دی۔ اس واقعہ کو پیش نظر رکھکر مجھے آج خیال آیا۔ کہ ہم مومن ہیں۔ اور مومن کو ہر چیز سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہماری امت کا نام خدا تعالےٰ نے خیر الامم رکھا ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ

ساری امتوں کی خوبیاں

ہمارے اندر جمع ہیں۔ جب ساری امتوں کی خوبیاں ہمارے اندر جمع ہیں۔ تو مجھے خیال آیا۔ کہ آؤ۔ ہم حضرت یونس علیہ السلام کی امت والی دعا کر کے دیکھیں۔ ہم اس کے بندے ہیں۔ اور وہ ہمارا رب ہے۔ وہ خالق ہے اور ہم مخلوق ہیں۔ دنیا میں انسان کا اگر معمولی سا بھی نقصان ہوتا ہے۔ تو وہ لٹھ لیکر کھڑا ہو جاتا اور نوکر یا بیوی کو مارنا شروع کر دیتا ہے۔ کبھی کھانے میں نمک زیادہ ہو جائے تو ناراضگی کا اظہار شروع کر دیتا ہے۔ اور یہاں تو اللہ تعالےٰ کے بندوں نے اس کی دی ہوئی چیزوں کا اتنا نقصان کیا ہے۔ کہ اگر اتنا نقصان بندوں کا کوئی کرتا۔ تو وہ کھال ادھیڑ کر رکھ دیتے۔

حضرت شبلیؒ

ایک صوبہ کے گورنر تھے۔ وہ کوئی رپورٹ دینے کے لئے بادشاہ کے پاس آئے۔ تو دیکھا

نظیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور یفٹ کی نئی اور پرانی مشینوں اور ان کے تمام پرزہ جات کی خرید و فروخت کے لئے مشہور ہے۔ پرانی مشینوں کی مرمت بھی اعلےٰ پیمانہ پر کی جاتی ہے ؁

395

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ بادشاہ کا دربار لگا ہوا ہے۔ ایک جرنیل جو کوئی بڑی مہم فتح کر کے آیا تھا۔ وُہ بھی بیٹھا ہوا ہے۔ اور وُہ دربار دراصل اسی لئے منعقد کیا گیا تھا۔ کہ اُس جرنیل کو خلعت دیا جائے۔ غرض اس کے اعزاز میں خوشی سے تمام لوگ جمع تھے۔ کہ وُہ جرنیل بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ اسے

ایک چوغہ بطور خلعت

پہنایا گیا۔ اور بادشاہ نے اس کی تعریف میں چند کلمات کہے۔ اتفاقاً وُہ جرنیل دربار میں جاتے ہُوئے رومال ساتھ لانا بھول گیا تھا۔ اور اُس روز اسے نزلہ کی بھی شکایت تھی۔ دربار میں بیٹھے بیٹھے جو اسے چھینک آئی۔ تو ناک سے رینٹھ بہہ نکلی۔ وُہ سخت حیران ہُوا۔ کہ اب میں کیا کروں۔ جب اُسے اور کچھ نہ سُوجھا۔ تو بادشاہ کی آنکھ بچا کر اس نے اسی چوغہ سے ناک پونچھ لی۔ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی صورت ناک صاف کرنے کی اس کے لئے نہیں تھی۔ مگر اتفاق ایسا ہُوا۔ کہ گو اس نے آنکھ بچا کر ناک پونچھی تھی۔ مگر بادشاہ کی نظر پڑ گئی اور وُہ آپے سے باہر ہو گیا۔ اس نے نہایت غصے سے کہا۔ اس مردود کو ہمارے دربار سے باہر نکال دو۔ یہ ہمارے انعام کی قدر نہیں جانتا۔ اس کا چوغہ بھی اتار لو۔ اور اسے ذلیل کرو۔ چنانچہ اس کا خلعت اتار لیا گیا۔ اور اسے ذلیل کر کے دربار سے باہر نکال دیا گیا شبلیؒ جو

نہایت جابر گورنر

تھے۔ انہوں نے جونہی یہ نظارہ دیکھا۔ چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا۔ بادشاہ کہنے لگا۔ کیا تُو پاگل ہو گیا ہے۔ میں ناراض تو اس پر ہُوا ہوں۔ اور چیخیں تُو مارنے لگ گیا ہے۔ شبلیؒ نے کہا حضور میرا استعفےٰ منظور کیجئے۔ وُہ کہنے لگا کیوں۔ شبلی کہنے لگے۔ اس شخص نے اپ کے لئے جو قربانی کی۔ اور اس کے مقابلہ میں آپ نے جو اسے انعام دیا۔ کیا ان دونوں کی آپس میں کوئی بھی نسبت ہے۔ اس نے زبردست دشمن کے مقابلہ میں مہینوں اپنے آپ کو موت کے مونہہ میں ڈالے رکھا۔ ہر گھڑی یہ ایک موت کا شکار ہوتا۔ اور ہر گھڑی اس کی بیوی بیوہ ہوتی۔ اس نے مہینوں اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال کر فتح حاصل کی۔ اور آپ کے نام کا شہرہ ہُوا۔ لیکن آپ نے جو اسے چوغہ دیا۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔ ویسا چوغہ وُہ خود بھی خرید سکتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ بادشاہ ہیں۔ اس لئے بادشاہ کی دی ہُوئی اتنی چھوٹی چیز کی بھی چونکہ اس نے قدر نہ کی۔ اور اس سے اپنی ناک پونچھ لی۔ جو بالکل مجبوری کی حالت تھی۔ اس لئے آپ نے اُس پر اپنے غصے کا اظہار کیا۔ اور اُسے بر سر دربار ذلیل کیا مجھے اس سے یہ خیال پیدا ہُوا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک خلعت پہنائی ہُوئی ہے۔ اُس نے مجھے بھی آنکھ کان ناک زبان۔ دل۔ دماغ اور ہزاروں قوتیں دی ہیں۔ جنہیں میں گن بھی نہیں سکتا۔ مگر میں انہیں صبح شام ضائع کرتا ہوں۔

خدا تعالےٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی بے قدری

کرتا ہوں۔ جب آپ ایک معمولی خلعت کی وجہ سے اس پر اتنا سخت ناراض ہُوئے ہیں۔ تو مجھ پر میرا آقا کس قدر ناراض ہوگا۔ پس اب میں نہیں سمجھتا۔ کہ میں بھی کسی کام کا اہل ہوں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ اور میرا استعفےٰ منظور کریں۔ بادشاہ نے ان کا استعفےٰ منظور کر لیا۔ چونکہ وُہ سخت جابر اور ظالم گورنر رہ چکے تھے۔ اس لئے وُہ علماء کے پاس جاتے اور کہتے کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ مگر جس کے پاس بھی وہ جا کر یہ کہتے۔ کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ وہی کہتا کہ تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ آخر وہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

کے پاس گئے۔ اور کہا کہ میں ہر طرف سے راندہ ہوا آپ کے پاس آیا ہوں سنا ہے آپ اہل اللہ ہیں۔ آپ بتائیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں اگر تم میری ایک بات مان لو تو میں تمہاری توبہ قبول کرانے کیلئے تیار ہوں۔ انہوں نے عرض کیا فرمائیے۔ میں آپ کا ہر حکم ماننے کیلئے تیار ہوں حضرت جنید نے کہا تمہارا جو دارالحکومت تھا وہاں تم جاؤ۔ اور ہر گھر کے دروازہ پر کھڑے ہو کر وہاں کے رہنے والوں سے معافی مانگو اور کہو کہ جو جو مظالم میری طرف سے تم پر ہوئے ہیں۔ انہیں معاف کر دو۔ چنانچہ وہ گئے اور سارے شہر میں ایک ایک دروازہ پر دستک دیکر معافی مانگی۔ پھر واپس آئے تو حضرت جنید رحمۃ اللہ نے کہا۔ میں تمہارا تکبر توڑنا چاہتا تھا۔ اور دیکھنا چاہتا تھا کہ تم سچی توبہ کرتے ہو یا نہیں۔ ورنہ توبہ تو ہر حالت میں قبول ہو سکتی ہے۔ اسپر انہوں نے حضرت جنیدؒ کی بیعت کی۔ اور پھر خود روحانیت میں اسقدر ترقی کی۔ کہ مشہور اہل اللہ بن گئے تو اللہ تعالےٰ کی خلعت کی بندہ روزانہ قدری کرتا ہے۔ مگر سال میں ایک دن بھی تو ایسا نہیں رکھتا۔ جس میں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے وہ بیشک دعا کرتا ہے۔ مگر

دعا کرتے وقت کھچڑی

پکا کر رکھ دیتا ہے۔ کچھ تو وہ یہ مانگتا ہے۔ کہ میرے بچے بیمار ہیں۔ انہیں تندرست کر۔ کچھ وہ یہ مانگتا ہے کہ فلاں مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں مجھے کامیاب کر۔ کچھ وہ یہ مانگتا ہے کہ فلاں تجارت ہے۔ اس میں مجھے نفع دے۔ کچھ وہ یہ مانگتا ہے۔ کہ میرا ہمسایہ مجھے دق کرتا ہے۔ اسے کسی وقت میرے سامنے سے ہٹا۔ کچھ وہ یہ مانگتا ہے۔ کہ مجھ پر بہت قرض ہو گیا ہے اسے اتار۔

غرض وہ دعا کو گڈمڈ کر دیتا ہے۔ اسی طرح جس طرح بابل پر جب عذاب آیا۔ تو وہاں کے رہنے والے متفرق زبانیں بولنے لگ گئے۔ اور یہ تو انفرادی دعاؤں کی حالت ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔

نہایت اہم اور نازک وقتوں میں

بھی جب دعا کے لئے تمام دوست اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو چاروں طرف سے آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کہ میری بیوی بیمار ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں۔ مجھ پر قرضہ زیادہ ہے اس کے لئے دعا فرمائیں۔ میرے بچوں کی ترقی اور اقبال مندی کے لئے دعا کریں۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر بالکل اس مثال کا خیال آ جاتا ہے۔ جو ہمارے ملک میں ایک زمیندار کے متعلق مشہور ہے۔ اور گو وہ ہنسی کی بات ہے۔ لیکن یہ بتانے کے لئے کہ بے موقع بات ہمیشہ بُری لگتی ہے۔ سنا دیتا ہوں۔

کہتے ہیں۔ کوئی زمیندار تھا۔ جو شہر کے پاس ہی دس بارہ میل کے فاصلہ پر رہتا تھا۔ لیکن شہر میں وہ کبھی نہیں گیا تھا۔ لوگ اس سے پوچھتے کہ کیا تم نے کبھی شہر نہیں دیکھا۔ وہ خاموش ہو جاتا۔ اور شرمندگی میں کچھ جواب نہ دے سکتا۔ آخر ایک دن اُسے خیال آیا۔ کہ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ آج شہر تو جا کر دیکھ آؤں۔ اُس نے گھر سے کچھ آٹا لیا۔ اور کپڑے میں باندھ کر شہر کو چل پڑا۔ تا جس وقت وہاں بھوک لگے۔ تو کسی عورت سے کھکر روٹی پکوا لے۔ اس نے خیال کیا کہ جس طرح گاؤں میں عورتیں باہر پھرتی رہتی ہیں اسی طرح شہر میں بھی پھرتی ہونگی۔ اور ان میں سے کسی کو کہکر روٹی پکوا لوں گا

بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدنا ہر انسان کو ہر دلعزیز بناتا ہے
انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر جب وہ شہر میں گیا۔ تو اس نے دیکھا کہ گھروں کے دروازے بند ہیں۔ اور عورتیں باہر چلتی پھرتی نہیں۔ وہ گلیوں اور بازاروں میں پھرتا رہا۔ اسے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ مگر اسے کوئی عورت ایسی دکھائی نہ دی۔ جسے کہکر وہ اپنی روٹی پکوا سکتا۔ آخر عصر کا وقت آگیا۔ اور وہ ایک حلوائی کی دوکان کے پاس سے گذرا۔ جو پچیاں تل رہا تھا۔ وہ دوکان پر کھڑا ہوگیا۔ اور تھوڑی دیر تک اُسے دیکھتا رہا۔ آخر اس سے نہ رہا گیا۔ اور حلوائی سے پوچھنے لگا۔ بھئی یہ کیا پکا رہے ہو۔ اس نے کہا۔ پچیاں تل رہا ہوں۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے اپنے کپڑے کی گرہ کھولنی شروع کی۔ اور جو آٹا اس نے روٹی پکوانے کے لئے باندھ رکھا تھا۔ اسے یہ کہتے ہوئے کڑھائی میں ڈال دیا۔ کہ "میرا بھی پچ پا لے" اس نے سمجھا۔ کہ جب یہ چھوٹی چھوٹی پچیاں کہلاتی ہیں تو میرا زیادہ آٹا پچ بن جائے گا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے۔ کیسا ہی اہم موقع ہو۔ وہ اپنی بات ضرور کر دیتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے۔ کہ اس جگہ اپنے لئے نہ مانگنے میں ہی برکت ہے۔ اور اپنی ضروریات کے لئے خاموش رہنے میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ پس میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ آؤ دو دن ہم ایسے مقرر کریں۔ جن میں سوائے

ایک مشترکہ دُعا

کے اور کوئی دعا نہ مانگی جائے۔ مثلاً آج کی رات ہماری جماعت کے تمام افراد صرف ایک ہی دعا مانگیں۔ اور وہ یہ کہ الٰہی تیرا عفوِ تام اور توبۂ نصوح ہمیں میسر ہو اور نہ صرف ہمیں میسر ہو۔ بلکہ ہمارے خاندان کو ہمارے ہمسایوں کو ہمارے دوستوں کو ہمارے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اور ہماری تمام جماعت کو یہ نعمت میسر آجائے۔ خدایا ہم تیرے عاجز و خطاکار اور گنہگار بندے ہیں۔ ہم سخت کمزور اور ناتوان ہیں۔ جن جالوں اور پھندوں میں ہم نے اپنے آپ کو پھنسا رکھا ہے۔ ان میں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں۔ اور ہماری نجات کی کوئی صورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ تیرا عفوِ تام ہم پر چھا جائے۔ اور آئندہ کے لئے وہ توبۂ نصوح ہمیں حاصل ہو جائے جس کے بعد کوئی ذلت اور کوئی تنزل نہیں ہے

جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے

صرف ایک ہی دُعا

مانگی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ خدایا تیرا عذاب ہم سے ٹل جائے۔ اسی طرح ہم بھی صرف ایک ہی دعا مانگیں۔ اور نہ صرف اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور اہل وعیال کے لئے بلکہ ساری جماعت کے لئے۔ اور یہ ضروری نہیں۔ کہ یہی فقرات اختیار کئے جائیں۔ بلکہ اپنے اپنے رنگ اور اپنے اپنے جوش کے مطابق اپنی اپنی خطاؤں کو یاد کر کے۔ دُنیا کی خرابیوں اور کمزوریوں کو یاد کر کے کہیں کہ الٰہی ہم تیرے خطاکار اور گنہگار بندے ہیں۔ تیری بخشش کے سوا ہمارے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں۔ ہمارے گذشتہ گناہوں نے ہمیں آئندہ کی نیکیوں سے محروم کر رکھا ہے تو اپنا عفو ہمیں عطا کر۔ اور ہمیں توبہ کی بھی توفیق عطا فرما۔ وہ توبہ کہ جس کے بعد انسان کو کوئی ذلت نہیں پہونچ سکتی۔ اور نہ وہ اللہ تعالےٰ کی محبت کے مقام سے نیچے گر سکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ اس گڑبڑ کی دُعا سے جس میں ایک منٹ میں تو یہ کہا جاتا ہے کہ خدایا میرے گناہ معاف کر۔ اور دوسرے منٹ میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ میری تنخواہ دس سے گیارہ روپے ہو جائے۔ دل میں رقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور نہ وہ سوز اور گداز پیدا ہوتا ہے۔ جس سے دُعا قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ ان دعاؤں میں سے ایک کا دوسری سے کوئی جوڑ نہیں ہوتا۔ وہ ایسی ہی دُعا ہوتی ہے۔ جیسے جنازہ پر کھڑے ہو کر کوئی نکاح کا اعلان کرے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ دعائیں نہ مانگو۔ تم وہ دعائیں روز مانگا ہی کرتے ہو۔ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ

سال میں سے کم از کم ایک دن تم خداتعالےٰ کے سامنے صرف اپنے گناہ پیش کرو۔ اور خوشی کی چیز اس سے کوئی نہ مانگو۔ اس سے روپیہ نہ مانگو۔ اس سے پیسہ نہ مانگو۔ اس سے دولت نہ مانگو۔ اس سے صحت نہ مانگو۔ اس سے قرضوں کا دور ہونا نہ مانگو۔ اس سے اعزاز نہ مانگو اس سے اکرام نہ مانگو۔ صرف یہی مانگو۔ کہ خدایا تیرا عفوِ تام ہمیں حاصل ہو۔ اور توبۂ نصوح ہمارے لئے میسر ہو جائے۔ اس دعا کو مختلف رنگوں میں مانگو۔ مختلف طریقوں سے مانگو۔ مختلف الفاظ میں مانگو اپنے لئے مانگو۔ اپنی بیویوں کے لئے مانگو۔ اپنے بچوں کے لئے مانگو۔ اپنے دوستوں کے لئے مانگو۔ اپنے ہمسایوں کے لئے مانگو۔ اپنے شہر والوں کے لئے مانگو اور پھر ساری جماعت کے لئے مانگو۔ مگر چیز ایک ہو۔ بات ایک ہو۔ رنگ ایک ہو۔ سر ایک ہو۔ تال ایک ہو۔ اور جو کہو۔ اس کا خلاصہ یہ ہو۔ کہ ہم تیرا عفو تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ پس اس عفوّ سے مانگو۔ اس غفار سے مانگو۔ اس ستار سے مانگو۔ اس توّاب سے مانگو۔ اور اگر تم اس سے

رحمانیت مانگو

تو اسی لئے کہ وہ تمہیں اپنا عفوِ تام اور توبۂ نصوح دے۔ اور اگر رحیمیت مانگو۔ تو بھی اسی لئے کہ وہ تمہیں اپنا عفوِ تام اور توبۂ نصوح دے۔

حدیثوں میں آتا ہے۔ سابقہ امتوں میں سے

ایک امت کے تین آدمی

ایک دفعہ ایک طوفان میں پھنس گئے۔ اور وہ اس طوفان سے پناہ لینے کے لئے ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے۔ اتفاقاً زور کی جو آندھی آئی۔ تو پتھر کی ایک بڑی بھاری سل لڑھک کر اس غار کے منہ کے آگے آگئی۔ اور نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔ وہ ایک چھوٹی مصیبت سے بچنے کے لئے پہاڑ کی غار میں گئے تھے۔ مگر اس سے

بڑی مصیبت

میں پھنس گئے۔ اس جنگل میں جبکہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں محبوس تھے۔ کوئی آدمی ایسا نہ تھا۔ جو انہیں اس مصیبت سے نجات دلاتا۔ تب وہ سخت گھبرائے اور جب انہیں نجات کی کوئی صورت دکھائی نہ دی۔ تو ایک شخص کو دُعا کی تحریک ہوئی۔ اور اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ آؤ ہم نے اپنی عمر میں جو سب سے زیادہ نیکی کا کام کیا ہے۔ اس کا واسطہ دیکر خداتعالےٰ سے کہیں۔ کہ وہ اس پتھر کو ہٹا دے تب ان میں سے

قوتِ مردانہ کی زبردست اکسیر
امرت بوٹی
جریان، سرعت وغیرہ امراض کو رفع کرتی اور بیحد مقوی ہے دائمی قبض، نزلہ، زکام، کھانسی کو آرام دینے والی یہی امرت بوٹی اکسیر ہے۔ قوتِ حافظہ کو بہت فائدہ پہنچانے والی ہے۔ کمزور اور نامردوں کی یہی رفیق ہے
قیمت ۵۰ گولی ۱۲ روزہ عہ

طلا شباب آور
مردہ نطفوں میں قوت پیدا کرتا ہے۔ امرت بوٹی کے ساتھ اس کا استعمال بہت فائدہ دیتا ہے۔ قیمت ۲۱ روزہ صرف عہ

بیمار دانت قیمت ہر دو پوڈر بارہ آنہ (۱۲) دانتوں کی ہر بیماری کے لئے پارس پوڈر نمبر ۱ و نمبر ۲ استعمال کریں۔
مرض پائیریا میں ہر دو پوڈر بہت ہی مفید ہیں۔

فقیر احمد خاں احمدی حکیم حاذق مینیجر یونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی پنجاب

فون نمبر ۳۵۰۹
قدرتی طریقہ علاج کی
جامع فرہنگ سنی
جلد آرڈر دیں
بہترین ولاثانی کتاب سیریز جدید ایڈیشن کا انتظار کر رہا ہے
مصنفہ ڈاکٹر دولت رام صاحب شرما ماہر معالج قدرتی طریقہ علاج کے دیرینہ تجربات و امریکہ وجرمنی کے وسیع معلومات کا نچوڑ ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ہمارے ہسپتال میں بغیر دوائی اور اپریشن کے ہر قسم کے دیرینہ و پوشیدہ اور امراض مخصوصہ کا علاج کیا جاتا ہے۔
دی نیچر کیور کلینک ۱۴ نسبت روڈ لاہور

396
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نے کہا

اے خدا تو جانتا ہے۔ مجھے ایک لڑکی سے جو میری رشتہ دار تھی۔ بڑی محبت تھی اور وہ کسی طرح میرے قابو میں نہ آتی تھی میں اس سے بدکاری کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ نہ مانتی۔ آخر میں نے ایسی تدابیر اختیار کیں۔ کہ وہ اس بات پر مجبور ہو گئی۔ کہ میرے ساتھ بدفعلی کرے۔ جب میں اُس پر قادر ہو گیا۔ اور سالہا سال کی کوششوں اور بہت سا روپیہ خرچ کرنے کے بعد میں اُس سے بدفعلی کا ارتکاب کرنے لگا۔ تو اُس نے کہا۔ اے خدا کے بندے۔ میں تجھے خدا کا واسطہ دے کر کہتی ہوں۔ کہ تو مجھے گناہ میں مبتلا مت کر۔ میں یہ سنتے ہی ہٹ گیا۔ اور میں نے کہا۔ اب تو نے ایک بڑی ذات کا مجھے واسطہ دیا ہے۔ میں اُسی کی رضا کے لئے اس سے باز رہتا ہوں۔ اے خدا اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو اس کام کے بدلے میں مَیں تجھ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ تو اس پتھر کو ہمارے راستہ سے ہٹا دے۔ اس دعا کے نتیجہ میں زور کی آندھی کا ایک طوفان اٹھا۔ اور وہ پتھر ذرا لڑھک گیا۔ لیکن ابھی ان کے نکلنے کا راستہ نہ بنا۔ تب

دوسرے نے کہا

اے خدا تجھے معلوم ہے۔ کہ ایک مزدور میرے پاس آیا۔ اُس نے میری مزدوری کی اور مزدوری کرنے کے بعد پیشتر اس کے کہ وہ اجرت مجھ سے لے۔ چلا گیا۔ میں نے اُس کی اُجرت کے پیسوں سے سوداگری شروع کی۔ اور اس میں سے نفع اٹھاتے ہوئے ایک بکری خریدی اُس بکری سے اور بکریاں پیدا ہوئیں۔ یہاں تک کہ سینکڑوں بکریوں اور بھیڑوں کا گلہ میرے پاس ہو گیا۔ وہ کئی سال کے بعد میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ میری اٹھنی رہتی ہے۔ وہ مجھے دی جائے۔ میں اُسے اپنے ساتھ لے گیا۔ اور سینکڑوں بکریوں اور بھیڑوں کا گلہ اُسے دکھا کر کہا یہ تیری چیز ہے۔ اسے لے جا۔ وہ کہنے لگا۔ کیوں مجھ سے تمسخر کرتے ہو۔ میری صرف اٹھنی رہتی تھی۔ وہ مجھے دے دو۔ میں نے اسے کہا۔ اس اٹھنی سے میں نے تجارت شروع کی تھی۔ اور اب اس قدر بھیڑیں اور بکریاں ہو گئیں۔ وہ کہنے لگا۔ پھر تو یہ میری نہ ہوئیں۔ بلکہ تمہاری ہوئیں۔ میں نے اُسے کہا نہیں میری نہیں۔ بلکہ میں نے تمہارے لئے تجارت کی تھی۔ تب وہ نہایت ہی حیران ہوا۔ آخر میرے مجبور کرنے پر وہ بھیڑوں اور بکریوں کے گلوں کو ہانک کر اپنے گھر لے گیا۔ اے خدا اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی اور رضا کے لئے کیا تھا۔ تو مجھ پر رحم کر اور یہ پتھر راستہ سے ہٹا دے۔ تب پھر زور سے ایک طوفان اٹھا۔ اور پتھر تھوڑا سا اور سرک گیا۔ مگر راستہ پھر بھی نہ بنا۔ کیونکہ چٹان بہت بڑی تھی اور ابھی وہ اتنی نہیں لڑھکی تھی۔ کہ ان کے نکلنے کا راستہ بن جاتا۔ تب

تیسرا شخص

خدا تعالیٰ کے حضور جھکا۔ اور اُس نے کہا۔ اے خدا تجھے معلوم ہے۔ کہ میں بکریاں چرایا کرتا ہوں۔ اور دودھ پر میرا گزارہ ہے۔ ایک دن مجھے بکریاں چراتے چراتے دیر ہو گئی۔ اور میں جلدی گھر نہ پہنچ سکا۔ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ اور بچے چھوٹے چھوٹے۔ جب میں گھر پہنچا تو ضعف کی وجہ سے میرے ماں باپ سو چکے تھے۔ اور بیوی بچے جاگ رہے تھے۔ اور بھوک کی وجہ سے میرا انتظار کر رہے تھے۔ جب میں پہنچا۔ تو انہوں نے کہا۔ لاؤ ہمیں دودھ پلاؤ۔ تاکہ ہم دودھ پی کر سو جائیں۔ میں نے دودھ کا پیالا بھرا۔ اور اپنے والدین کی پائینتی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور کہا جب تک میرے ماں باپ دودھ نہ پی لیں گے میں کھڑا رہوں گا۔ اور کسی اور کو دودھ نہیں پلاؤں گا۔ میری بیوی زاری کرتی رہی۔ اور میرے بچے چیختے رہے۔ مگر میں نے ان کی چیخ و پکار کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور دُودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لئے برابر کھڑا رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اس وقت میرے والدین اُٹھے تو میں نے انہیں دُودھ پلایا۔ پھر اپنے بچوں اور بیوی کو دُودھ پلایا۔ اے خدا اگر میرا یہ کام محض تیری رضا اور تیری ہی خوشنودی کے لئے تھا۔ اور دنیا کی کوئی غرض اس میں نہ تھی۔ تو تو مجھ پر رحم فرما۔ اور اس پتھر کو راستہ سے ہٹا دے۔

تب پھر زور کا طوفان اُٹھا۔ اور پتھر لڑھک کر نیچے گر گیا۔ اور وہ تینوں شخص غار سے باہر نکل آئے۔ اب دیکھو وہ تین شخص تھے۔ اور انہوں نے تین قسم کے کام کئے۔ مگر وہ سارے کام صرف اس مقصد کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کئے گئے کہ پتھر ہٹ جائے۔ اور وہ پتھر واقعہ میں ہٹ گیا۔ یہ مختلف طریقے تھے جو انہوں نے دعا کے لئے اختیار کئے۔ لیکن دعا ایک ہی تھی۔ اور چونکہ وہ مشترکہ دعا تھی اس لئے قبول ہو گئی اسی طرح تم بے شک اپنے جذبات کو جس طرح چاہو ابھارو۔ اور جن جن مثالوں سے اپنی گریہ وزاری کو بڑھا سکتے ہو۔ بڑھاؤ لیکن تان یہیں آکر ٹوٹے کہ اے خدا ہم اپنے لئے۔ اپنے اہل و عیال کے لئے۔ اور اپنی تمام جماعت کے لئے تجھ سے عفوِ تام اور توبۂ نصوح مانگتے ہیں۔ ایک رات تو اس قسم کی دعاؤں میں گذارو۔ پھر جو دوسری رات آئے اُس میں بھی تم اپنے لئے کچھ نہ مانگو۔ بلکہ وہ رات صرف

اپنے خدا کے لئے

وقف کر دو۔ اور اُس رات میں بھی صرف ایک ہی دعا مانگو۔ اور وُہ یہ کہ اے خدا تو کامل ہے۔ ہر تعریف سے مستغنی ہے۔ ہر عزت سے مُستغنی ہے۔ ہر شہرت سے مستغنی ہے۔ تجھے اس بات کی کوئی حاجت نہیں۔ کہ تیرے بندے تجھ پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ اُن کے مان لینے سے تیری شان میں کوئی ترقی نہیں ہوسکتی۔ اور اُن کے نہ ماننے سے تیری شان میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔ مگر اے ہمارے ربّ گو تو مُحتاج نہیں۔ لیکن دنیا تیرے نُور کی محتاج ہے۔ اور ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ تیری صفات دنیا پر جلوہ گر ہوں۔ اور تیرا نورُ عالم پر پھیلے۔ اور تمام بنی نوع انسان تجھ پر ایمان لائیں۔ اور تیری بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔ اے خدا اپنے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے غریب بندوں کی خاطر دنیا پر رحم فرما۔ اپنی خالقیت کے اظہار کے لئے نہیں۔ بلکہ مخلوق پر ترحم اور شفقت کرنے کے لئے انہیں وہ راستہ دکھا۔ جو انہیں تیرے قُرب تک پہنچانے والا ہو۔ اور جس کے نتیجہ میں تیری بادشاہت دنیا پر قائم ہو جائے۔ تا بنی نوع انسان تیرے نوُر سے منوّر ہو جائیں۔ اُن کے دل روشن ہو جائیں۔ اُن کی آنکھیں چمک اُٹھیں اور اُن کے ذہن تیز ہو جائیں۔ سو کل کی رات کو بھی صرف ایک ہی بات پر تان ٹوٹنی چاہئے اور جتنا بھی کسی کو جاگنے کی توفیق ملے اُس میں صرف ایک ہی دعا مانگنی چاہیئے۔ اس رات میں بھی نہ اپنے لئے دعا کی جائے نہ اپنے بیوی بچوں کے لئے دعا کی جائے نہ مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے نہ مال کے لئے دُعا کی جائے۔ نہ عزت کے لئے دعا کی جائے۔ نہ ترقیات کے لئے دُعا کی جائے۔ نہ اپنوں کے لئے دُعا کی جائے نہ پرایوں کے لئے دُعا کی جائے صرف یہ دعا کی جائے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی خدائی عالم میں قائم ہو

اور اس کے جلال کا دنیا پر ظہور ہو۔ پس آؤ کہ ہم اپنی تین سو ساٹھ راتوں میں سے دو راتیں ان دعاؤں کے لئے وقف کر دیں۔ یقیناً یہ ایک نیا تجربہ اور کامیاب تجربہ اور مفید تجربہ ہوگا۔ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا واقعہ تمہارے سامنے ہے۔ ان سب نے ایک بات مانگی اور سارا دن مانگی۔ اور خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا۔ انہوں نے عذاب کے آنے کے بعد دعا مانگی۔ ہم عذاب کے آنے سے پہلے دعا کریں گے۔ انہوں نے دن کو مانگی۔ ہم رات کو مانگتے ہیں اور یقیناً ہماری دعا ان سے زیادہ بھاری ہوگی۔ کیونکہ

دن کی دعا سے رات کی دعا بھاری ہوتی ہے

اور عذاب آنے کے بعد کی دعا سے عذاب آنے سے پہلے کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔ پس آؤ کہ ہم ان دو مقاصد کے لئے اپنی راتوں میں سے دو راتیں وقف کر دیں۔ ایک رات اپنے لئے اور ایک رات خدا کے لئے وقف کر دیں۔ تا خدا کا عشق اور اس کا خوف تمام ہمیں میسر آجائے اور توبۃ النصوح کی ہمیں توفیق ملے۔ دوسری رات ہماری دعا یہ ہو کہ خدا کا جلال اور اس کی حکومت دنیا پر قائم ہو اور اس کی شان عالم پر ظاہر ہو گویا ایک رات دعا سلب کی ہو۔ اور دوسری رات جذب کی ایک رات ہم دور کریں اپنے قلوب سے ہر قسم کی بدی کو اور دوسری رات کھینچیں ہم اس کے نور اور محبت کو۔ ایک رات دور کریں تاریکی کو اور دوسری رات جذب کریں اس کے نور کو

جہاں جہاں اخبار "الفضل" کل پہنچے

وہ کل کی دعاؤں میں قادیان والوں کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اور پرسوں وہ دعا کریں جو آج رات ہم یہاں کریں گے۔ اور جہاں اخبار ان دونوں دنوں میں نہ پہنچے وہاں کے احباب اگلی دونوں راتوں میں اسی ترتیب سے دعا کریں اور اگلی دونوں راتیں ان دعاؤں کے لئے وقف کر دیں جو میں نے بتائی ہیں۔ مگر بہرحال صوفیانہ اور روحانی نقطۂ نگاہ سے یہ ایک تجربہ ہے جو نہایت اعلیٰ اور عمدہ ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا۔ اس کے بعد ہمارے لئے راستہ کھلا ہے اور رمضان کی بعض راتیں ابھی باقی ہیں۔ ان میں اور مقاصد کے لئے دعائیں کی جا سکتی ہیں پس جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ ان دو راتوں میں

خصوصیت سے دعائیں کریں

قادیان والے تو آج اور کل دعائیں کریں۔ آج رات یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اہل و عیال کو اور ساری جماعت کو اپنے عفو اپنی غفاری اور اپنی ستاری سے بہرہ ور کرے۔ اور توبۃ النصوح کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دوسری رات یہ دعا کرتے ہوئے گزاریں کہ خدا کا نور اور اس کا جلال دنیا پر ظاہر ہو اور اس کی حکومت عالم میں قائم ہو۔ جن لوگوں کو کل اس کی خبر پہنچے وہ کل قادیان والوں کے ساتھ مشترکہ دعا میں شامل ہو جائیں اور پرسوں وہ دعا کریں جو یہاں آج مانگی جائے گی۔ اور جن کو ان دونوں دنوں میں اطلاع نہ ہو وہ اگلی دو راتوں کو اسی ترتیب سے دعاؤں کے لئے وقف کر دیں۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر کئی ہزار آدمی اس متحدہ دعا میں شریک ہو گئے۔ تو یہ دعائیں قلوب میں صفائی پیدا کرنے اور خدا تعالیٰ کی محبت میں زیادتی رونما کرنے کے لئے بہت کامیاب ثابت ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے دوستوں کو صحیح راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اپنی بخشش کی چادر ان پر اوڑھا دے۔ انہیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اپنا نور دنیا میں قائم کر دے۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر چکوال

دعویٰ دیوانی ۹۵۳ سنہ ۱۹۳۶ء

ہیرا سنگھ ولد ڈھیرا سنگھ سکنہ کلر کہار تحصیل چکوال

بنام

طالب خان ولد گلو خان سکنہ ایضاً

دعویٰ -/۲۸۰ روپے بر رقعے بہی

بنام:۔ طالب خان ولد گلو خان سکنہ کلر کہار تحصیل چکوال حال چک نمبر ۱۳۵ تحصیل پاکپٹن ڈاکخانہ قبولہ معرفت رسالدار پنشنر فضل خان۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی طالب خان مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام طالب خان مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر طالب خان مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱/۳۷ کو مقام چکوال حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۲/۱۸/۳۶ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم چکوال ضلع جہلم)

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

ضرورت ہے

۲۵ ایسے آدمیوں کی جو زمینداری کا کام کر سکیں۔ مضبوط۔ توانا۔ صحت مند ہونے چاہئیں۔ ان کو کام سندھ میں کرنا ہوگا۔ تنخواہ فی کس ما ہوار دی جائے گی۔ ان کے اہل و عیال گندم کٹائی اور کپاس کی چنائی میں کافی روپیہ کما سکتے ہیں۔ خاکسار محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ ڈاکخانہ محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ

مشیر باغبانی

کو زمیندار کیوں پسند کرتے ہیں؟

اس لئے

کہ یہ زراعت اور باغبانی کا باتصویر ماہوار رسالہ ہے"

جو شائع ہے ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ کو باقاعدگی کے ساتھ زیر ایڈیٹری پروفیسر جی۔ ایم۔ ملک ایم ایس سی ایگریکلچر (امریکہ) لاہور سے شائع ہو رہا ہے۔"

امریکہ اور یورپ کے تازہ ترین معلومات تجربات اور ان کے نتائج (ہند اور پنجاب کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے) عام فہم مضامین نہایت آسان طریقہ سے پیش کرتا ہے۔"

زراعت وسیع و عمیق سبزی ترکاری

باغبانی کے علاوہ

مرغ۔ خرگوش۔ شہد کی مکھیاں۔ ریشم کے کیڑے پالنا۔ نیز پھلوں کا کین کرنا وغیرہ وغیرہ دیہات کی ضمنی صنعتوں اور محنتوں پر نہایت آسان اور کارآمد ہدایات و تازہ ترین معلومات زمینداروں کی ترقی کے لئے لکھے جاتے ہیں۔"

چندہ سالانہ صرف دو روپے (عہ)

نمونہ کا پرچہ مفت طلب کریں۔"

ملنے کا پتہ۔ مینجر مشیر باغبانی

کوٹھی نمبر ۴۸۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطنتِ برطانیہ کو لرزا دینے والا حادثہ

دُنیا کے عظیم ترین بادشاہ ایڈورڈ ہشتم نے تاج و تخت کو ٹھکرا دیا

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے

تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ

یہ زمانہ چونکہ تکمیل اشاعتِ اسلام کا زمانہ ہے۔ اس لئے اب جو قدم بھی دُنیا میں اٹھایا جاتا ہے۔ وُہ اسلام کی صداقت کا ثبوت ہوتا ہے۔ جو حادثہ بھی اس سفلی عالم میں رونما ہوتا ہے۔ وُہ اسلام کی سچائی کو اظہر من الشمس کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اور جو ایجادات نئی سے نئی یورپ اور امریکہ میں ہو رہی ہیں۔ وُہ سب اس دینِ برحق کو برحق ثابت کرنے کے لئے ہو رہی ہیں۔ سلطنتوں کا عروج و زوال۔ کسی قوم کا مفتوح اور کسی کا فاتح ہونا صرف اس ایک محور پر گھوم رہا ہے۔ کہ اسلام خدا کا سچا مذہب ہے اور جس طرح آج سے چالیس پچاس برس پہلے جب ہندوستان میں انگریزی سکولوں میں زمین کے گول ہونے کا نیا نیا چرچا ہوا۔ تو لوگ ہنسی سے ہر بات کا خاتمہ یہ کہہ کر کرتے تھے۔ کہ اس سے ثابت ہوا زمین گول ہے مثلاً یہ کہ جا کر لوں سفید ہیں اس سے معلوم ہوا کہ زمین گول ہے آسمان نیلا ہے اس سے ثابت ہوا۔ کہ زمین گول ہے اسی طرح اب ہنسی سے نہیں۔ بلکہ متانت سے۔ جھوٹ موٹ نہیں۔ بلکہ سچ سچ۔ تخیلات کی رَو میں بہہ کر نہیں۔ بلکہ واقعات نفس الامری کے لحاظ سے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ آج نئی اور پُرانی دُنیا کی ہر حرکت اور ہر سکون زبان حال سے کہہ رہا ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج

حد بداہت تک پہنچا ہُوا دعویٰ

میں کہتا ہوں۔ کہ ذرا اس بیس تیس سالہ زمانہ کے واقعات پر غور کرو تا معلوم ہو۔ کہ میرا دعوےٰ محض ظنی امر نہیں۔ بلکہ حد بداہت تک پہنچا ہُوا ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا ۱۹۱۴ء کی وُہ جنگ جس کے شعلے ساری دُنیا پر پھیل گئے تھے۔ اور جس کے زخمی۔ مفقود الخبر اور ہلاک شدہ اس قدر تھے۔ کہ آج سے ہزار سال قبل کے ہندوستان کی کل آبادی سے بھی بڑھ کر تھے۔ محض ایک واقعہ تھا۔ جو رونما ہُوا۔ اور ختم ہو گیا؟ یا محض ایک سین تھا جو دکھایا گیا۔ اور پھر ڈراپ سین ہو گیا۔ نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ بلکہ محض اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ساری دُنیا ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہلا دی گئی۔ دیکھو۔ یہ وُہی جنگ تھی۔ جس میں زار روس تباہ ہُوا۔ تا اسلام کا یہ قول سچا ہو۔ کہ

زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحالِ زار

پھر وُہی جنگ تھی۔ جس میں برطانیہ اور اتحادیوں کے جہاز ساری دُنیا میں گھومتے تھے۔ تا دُشمن کا تعاقب کریں اور جرمن کی آبدوز کشتیاں امریکہ تک کے جہازوں کو ڈبوتی پھرتی تھیں ایمڈن نامی جہاز یورپ اور افریقہ کے سمندروں کو طے کرتا ہوا مشرق بعید تک پہنچ کر مدراس کے ساحل پر گولہ باری کرتا رہا۔ یہ کیوں؟ تا اسلام کی یہ پیشگوئی پُوری ہو کہ۔

کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں

پھر کیا اس جنگ میں عاقبت نا اندیش ترک جرمنوں کے ساتھ مل کر انگریزوں سے عراق مصر اور عرب اور دوسرے تمام محاذوں میں مغلوب نہیں ہُوئے۔ کیوں؟ اسی لئے کہ اسلام فرما چکا تھا

غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ

(الہام مسیح موعود)

پھر جب اتحادیوں کے کیلے پر ناچتے ہُوئے قسطنطنیہ کو ختم کرنے کے لئے یونانیوں کا بے پناہ سیلاب امڈا چلا جا رہا تھا۔ اور ساری دُنیا منتظر تھی۔ کہ اب ایک دو دن میں ترکوں کے مغلوب ہونے کی خبر آتی ہے۔ تو کیا دُنیا یہ سُن کر حیران نہیں ہو گئی تھی کہ کمال اتاترک نے اتحادیوں کے پٹھو کو اس قدر ذلیل کر کے ترکی سے نکال دیا۔ کہ یونانی کیا اتحادی تک رسوا اور ذلیل ہو گئے۔ اور جنرل ہیرنگٹن قسطنطنیہ ترکوں کے حوالے کر کے انگلستان واپس چلا گیا۔ یہ کیوں ہُوا صرف اسی لئے۔ کہ اسلام نے فرمایا تھا

وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ

(الہام مسیح موعود)

پھر کیا یہی وُہ جنگ تو نہیں۔ جس میں کرپ کے کارخانہ کی ۷۵ میل مار کرنے والی توپوں نے انٹورپ کو تباہ کر دیا۔ اور فرانس کے بیسیوں شہر مٹی کا ڈھیر ہو گئے۔ ایسا کیوں ہُوا صرف اس لئے کہ اسلام نے صاف طور پر کہہ دیا تھا۔ کہ

"میں شہروں کو ویران اور آبادیوں کو تباہ ہوتے دیکھتا ہوں"

پھر کیا یہ اسی جنگ کا کرشمہ نہیں، کہ عرب جو کسی زمانہ میں خود مختار تھے۔ اور ساری دُنیا پر ان کی حکومت تھی۔ مگر اب سینکڑوں سال سے ترکوں کے ماتحت تھے۔ ایک آن میں خود مختار اور آزاد ہو گئے۔ یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اسلام نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ

مَصَالِحُ الْعَرَبِ وَمَسِيْرُ الْعَرَبِ

چنانچہ اس جنگ سے آج تک عرب پر عرب حاکم ہیں۔ خواہ شریف مکہ ہو۔ یا ابن سعود نہ کوئی اور قوم۔ پھر کیا ۱۹۰۸ء میں سلطان عبد الحمید کو ایک آن میں خود اس کی رعایا کا تخت سے اتار کر قید کر دینا محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ جو بے سبب شروع ہُوا۔ اور بے نتیجہ ختم ہو گیا۔ اور محض ایک کھیل تھا۔ جو کھیلا گیا؟ نہیں بلکہ وُہ ازل سے محض اس لئے مقدر تھا۔ کہ دُنیا کو پتہ لگ جائے۔ کہ اسلام دینِ حق ہے۔ کیونکہ اسلام نے سلطان عبد الحمید کے سفیر حسین کامی کو اپنے گھر میں بُلا کر بالمشافہ صاف اور واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ

میں سلطنت عثمانیہ کے شیرازہ میں بہت سے تاگے ایسے دیکھتا ہوں جو وقت پر غداری کرنے والے ہیں۔

(مسیح موعود)

نشرِ صحف کی پیشگوئی

یہ تو جنگوں کا حال ہے۔ اب ذرا ایجادات کی طرف آئیں۔ کیا آپ نے کتابوں کی دوکانیں اور لائبریریاں دیکھی ہیں۔ اور کیا آپ کبھی اخبارات کے دفتروں میں گئے ہیں ذرا بتاؤ تو سہی۔ دُنیا میں کتنی کتابیں رسالے اور اخبارات ہیں آپ کہیں گے۔ آج کاغذ اتنا دُنیا میں اتنا طویل ہے۔ کہ اگر سب کو بحر الکاہل میں ڈال دیا جائے۔ تو امریکہ سے جاپان اور جاپان سے امریکہ تک لوگ پایاب چل سکیں۔ اچھا بتائیں آج سے ۲۰۰ سال قبل دُنیا میں کتنی کتابیں تھیں اتنی کہ ان کے ڈالنے سے نہر سویز بھی خشک نہ ہو۔ یہ کیوں۔ اس لئے کہ اب مطبع ایجاد کیا گیا۔ جس کی برکت سے بخاری شریف جس کے متعلق ہندوستان کے ایک بزرگ یہ دعا کرتے سُنے گئے کہ الٰہی مرنے سے پہلے ایک دفعہ امام بخاری کی صحیح کی زیارت نصیب فرما۔ دو روپیہ کو مصر سے قادیان پہنچ جاتی ہے۔ اچھا ایک اور بات بتائیے کیا قادیان سے امریکہ تک چند پیسوں میں خط جا سکتا ہے۔ بے شک۔ اور کیا گھر بیٹھے آپ کو امریکہ سے خط مل سکتا ہے۔ یقیناً۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ دُنیا میں گاؤں گاؤں ڈاکخانے کھل گئے ہیں اچھا کیا آج سے دو سو سال قبل کسی کو امریکہ سے خط آ سکتا تھا؟ نہیں۔ امریکہ کیا ایک گاؤں سے دوسرے پاس والے گاؤں میں بھی خط کے پہنچنے کی کوئی سبیل نہ تھی۔